خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 1

Time 47:10

صوفی ازم کیا ہے ؟

... اعوذبا اللہ

...بسم اللہ

... تلاوت سورة ...الحمد اللہ رب العالمین ...قل یا یھا

معزیز حاضرین اساتذہ کرام محترم ڈاکٹر صاحبان السلام و علیکم تصوف کے موضوع پر کچھ بیان کرنے سے پہلے ا گر تصوف کی تعریف بیان کر دی جا ئے تو میرے خیال میں زیادہ مناسب رہے گا اللہ تعالیٰ نے یہ جو کا ئنات بنا ئی اس کا ئنات کی بنیاد کا جو منشاء اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو اس لئے تخلیق کیا کہ بندے تیری عبا دت کر یں عبادت سے مراد یہ ہے کہ بندے میرے سے رابطہ قائم کر یں تعلق قائم کر یں عبا دت کا تعلق یہ ہے کہ بندے مجھے پہچا نے بحیثیت خالق کے مخلو ق مجھے پہچانے دو سری بات یہ واضع طور پر بیان کی گئی ہے کہ یہ دنیا جس دنیا میں ہم رہتی ہیں یہ عارضی اورآرام گاہ ہے یا تکلیف زندگی گزارنے کا ایک تسلسل ہے ہجو بھی اس دنیامیں آتاہے با لاخر اسے یہاںسے چلے جا نا ہے کہاںچلے جا نا ہے اس کے بارے میں ہزاروں سا ل سے ہمنے اپنے بزرگوں سے سنا ہے آدمی مر نے کے بعد دو سری د نیا میں چلے جا تا ہے اور وہ دو سری دنیا آخرت ہے اللہ تعالیٰ نے کسی صورت میں یہ بھی فرمایا ہے کہ پید کرنے والا میں ہوں پیدا بھی میں کر تا ہے ہوں اور رب العالمین بھی ہو ں رب العالمین کا مطلب یہ ہے کہ میں پیدا ہو نے کے بعد جو زندگی کے وسائل کی ضرورت ہے اس کا بھی انتظام میں کر تا ہوں اور یہ وسائل کا جو انتظام ہے اس میں کو ئی شک نہیں آدمی مسلمان ہو آدمی کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا وہ خدا کا منقیر ہو رب العالمین کے میںوسائل پیداکر نے والاہوں اور زندگی کی جو بھی آپ کی ضروریات ہیںان کا کفیل ہوں اس کی مثال یہ ہے کہ ہر شخص وہ بو ڑھا ہو جوان ہو بچے ہو ،اس بات سے واقف ہے کہ جب وہ پیداہو تا ہے تو پیدا ئش سے پہلے ہی نو مہینے تک اللہ تعالیٰ اس کو رزق فراہم کر تے ہیں اب رزق کی فراہمی کا جو انتظام ہے وہ یہ ہے کہ ماںکو اللہ تعالیٰ نے وسیلہ بنایا پیدائش کے بعدبھی انسان دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

ماں کو بچوں کے لئے وسیلہ بنایا اور ماں کے سینے کو بچوں کا دسترخوان بنادیا
بچے رزق حاصل کر تا ہے براہ راست ماں سے تو یہ ایسی صورت حال ہے نو
مہینے ماں کے پیٹ میں جو رزق بنتا ہے اور پیدا ئش کے بعد ماںسے جو ہمیں دودھ
فراہم ہو تا ہے اس میں ہماری کسی محنت کو کسی عقل کو یا کسی بھی
قسم کی فہم یا تدبیر کا کو ئی عمل داخل نہیں ہو تا پھر ایک دور آتا ہے بچے یا
م رزاق سے دودھ پینے کے پیمانے سے نکلتیا ہے پھر اس کی تعلیم و تر بیت کا دور
ہوتا ہے تعلیم و تر بیت کے لئے اس کے وسائل کا ہونا مثلا ً اسکول ہو نا ،کا لج ہو
نا ،اساتذہ کا ہو نا،والدین کا تعلیم وتربیت کے لئے محنت اور جدو جہد کر نا اپنی
اولاد کے لئے اس میں بھی بچے کا کو ئی ذاتی عمل داخل یا محنت نہیں ہوتی وہ
بھی اللہ تعالیٰ کے تحت خصوصی نظام کے تحت بچے تعلیم بھی حاصل کر تاہے
تدبیر بھی حاصل کر تا ہے اور ایک وقت ایسا اجا تا ہے کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا
ہو جا تا ہے لیکن جب بچے اپنے پیروں پر کھڑا ہو جا تا ہے اس وقت بھی ہم
خالق کا ئنات سے کسی بھی طرح اپنا رشتہ توڑ نہیں سکتے جڑا ہوا دیکھتے ہیں
مثلاً اگر اللہ تعالیٰ دماغ نہ دے تو ہم کو ئی کام نہیں کر سکتے مثلاًاب اللہ تعالیٰ
ہاتھ پیر کو کچھ کر دے فالج گر جا ئے تب بھی ہم کچھ نہیں کرسکتے ،اللہ تعالیٰ
معزور کر کے تب بھی ہم کچھ نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ اندھا کر دے تب بھی ہم
کچھ نہیں کرسکتے تو اب ہم کہتے تو رہتے ہیں اپنے پیروں پیروںپر کھڑے ہو کر
محنت مزدوری کر تے ہیں ہم اپنی رو زی کما رہے ہیں لیکن اس رو زی میں
بھی اللہ تعالیٰ نے جو مد د ہے برا ہ را ست ہماری شامل حال ہے ہمارا ذہن ہے
ہمارا دماغ ہے ہمارے ہاتھ پیر ہیں محنت مزدو ری کر نے کی صلاحیت ہے تو
جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرما یا کہ میں نے کائنات کو تخلیق کیا اور کائنات کو تخلیق
کر نے کے بعد کا ئنات کے جو افراد ہیں ان کو زندگی دینے کے لئے میں نے وسائل
بھی بنا ئے اور تھوڑی سی ااس کی وضاحت ہو جا ئے مثلا ً یہ ہوا نہ ہو،انسان
زندہ نہیں رہ سکتا اب ہوا کے بنا نے میں کسی انسان کا کو ئی داخل نہیںہے ،
آکسیجن نہ ہوانسان زندہ نہیں رہ سکتا اب آکسیجن کے بنا نے میں کسی
انسان کا کو ئی داخل نہیںہے ، دل اب اللہ تعالیٰ نے دل بنایا اب دل کا ایک سسٹم
ہے پمپنگ سسٹم ہے دل کا اگر دل بند ہوجائے تو انسان کچھ بھی نہیں کرسکتا
اب اللہ تعالیٰ کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ میں نے کا ئنات کو تخلیق کیا وما
خلق جنا ...میں نے انسانوں کو پیدا کیا اس لئے کہ وہ میری عبا دت کر یں عبا دت
سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کر یں اللہ تعالیٰ کو جا نے اللہ
تعالیٰ کو پہچا نے اللہ سے قربت حاصل کر یں اور بحیثیت ہما را خالق اللہ ہے
اب اس کو اللہ تعالیٰ نے پھیلا نے کے لئے ،قائم کر نے کے لئے ایک نظام بنا نے کے لئے
ایک نیٹ ورک بنا نے کے لئے پیغمبروں کا سلسلہ جا ری کیا حضرت آدم علیہ
السلام سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک بتا یا جا تا ہے روایتاً ایک لاکھ چو بیس
ہزار پیغمبر آئے ایک لا کھ چو بیس ہزار پیغمبرو ں نے جو لوگوں کا علم سیکھا یا
اس کی جو تعریف ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ ایک علم کا نا م ہم نے شریعت

رکھا اور دو سرے علم کا نام ہم نے طریقت رکھا شریعت سے مرا د یہ ہے کہ
ہمیں کس طرح زندگی گزار نی ہے ۔مثلاً ہمارا اخلاق اچھا ہو نا چا ہئے مثلاً یہ
ہم کسی کی حق تلفی نہ کر یں ہم کسی کا دل عزاری نہ کر یں ہمارے کرا دار
کا ایک معیار ہو کہ نہ ہم لوگوں کو ستا ئیں نہ لوگ ہمیں ستا ئیں اور ساتھ
ساتھ یہ کہ ہمیں اس با ت کا ادراک ہو کہ ہم مخلو ق ہیں کسی نے ہمیں یہاں
بھیجا ہے اور ہم یہاں رہنا ہے اور کچھ دن کے بعد واپس جا نا ہے ومستقر
ومتاعون ...کہ ہم نے تمہیں یہاں کچھ دونوں کے لئے بھیجا ہے کچھ واقفے کے لئے
بھیجا ہے اس وقفے کو آپ کو پیغمبروں کی تعلیمات کے مطا بق پو را کر نا ہے
شریعت ایک اصول ہے ایک ضابطہ ہے ایک قاعدہ ہے کہ انسان معاشرتی اعتبار
سے کس قسم کا ماحول کر یٹ کر ے اسے کیا کر نا ہے اگر اسے یہی کر نا ہے کہ
اچھا ئی پھیلا نی ہے برا ئیوں کو رو کنا ہے خواہشات اور منکرا ت سے بچنا ہے
اب شریعت کے ساتھ ساتھ دو سرا جو کام ہے یعنی اصول ضوابط اور قواعد کے
ساتھ ساتھ زندگی کے گزارنے کے ساتھ ساتھ اس کا جو نتیجہ حاصل کر نا ہے اس
جا نتیجہ یہ ہے حاصل کر نا ہے کہ ہمیں اللہ کو پہچاننا ہے وماخلق جنا ...اس
لئے انسان اور جنات پیدا کئے گئے کہ اللہ کو پہچا نا جا ئے جب اللہ کو پہچا نے کا
سلسلہ جب ہمشروع کر تے یا جوڑتے ہیں تو اللہ کو پہچانے کا ذریعہ ایک تو یہ
ایسا کو ئی طریقہ کار ہوں جو ہمیں اللہ تک پہنچا ئے ظا ہر ہے اللہ غیب میں
ہے غیب میں داخل ہو ئے بغیر آدمی اللہ کو نہیں پہچان سکتا تو اب غیب کے را
ستے کا کو تعین ہے ۔غیب کے راستے پر جو منزلیں ہیں ان منزلوں سے گزرنے کا
جو عمل تسلسل ہے اس کا نام تصوف ہے ۔بالکل ایسی بات جیسے ایک ڈاکٹر ہے
ڈاکٹر اگر ایک تسلسل سے میڈیکل سائنس سے نا گزے تو وہ ڈاکٹر نہیں ہوتا ایسے
ایک انجنیئر ہے اگر اگر وہ انجیرنگ کی کتا بیں نہ پڑھے تو انجینر نہیں بنتا ایسی
صورت سے ایک سائنٹس ہے اگر اس کے اندر ریسرج نہ ہو اور ریسرج کر نے کی
صلاحیت کو استعمال نہ کر ے مسلسل ارتقاء سے ذہن کے ساتھ ایک نقطے پر
توجہ مر کوز کر کے اس ایٹم کی کھو ج نہ لگا ئے تو وہ اس ایٹم کو توڑ نہیں
سکتا تو یہ را ستے ہیں بہت سارے دروازے ہیں توتصوف کی تعریف میرے نزدیک
یہ ہے کہ غیب کی دنیا میں سفر کرنے کا جو طریقہ کار ہے اس کا نام تصوف ہے
اور غیب کی دنیا میں آدمی داخل جب ہو گا جب اللہ اور اللہ کے پیغمبر علیہم
الصلوٰ ۃ والسلام اور رسول اللہﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جا ئے گا با لکل اسی
طرح جس طرح مثلاً ڈاکٹر پڑھنے کے بھی ایک آداب ہیںانجیرنگ پڑھنے کے بھی
آداب ہیں ٹیچنگ کے بھی ایک آداب ہیں ۔تو اسی طرح غیب کی دنیا میں داخل
ہونے کے بھی آداب ہیں ان صورت حالیہ ہے کہ ایک بہت بڑا طبغ یہ کہتا ہے
غیب کی دنیا میں ہم داخل نہیں ہوسکتے غیب تو ہم سیکھ ہی نہیں سکتے جو
اولیا ء اللہ نے یہ کہتے ہیں نہیں سب سے زیادہ آسان عمل ہی غیب کی دنیا میں
جانے کاہے اس لئے کہ جب ہم اس دنیا میں نہیں آئے تھے اس وقت ہم غیب میں
تھے یعنی ہماری رو حیں غیب میں تھی اور اس وقت جب ہم اس دنیا سے جا ئیں

گے تب بھی غیب میں جا ئیں گے پیدا ہونے سے پہلے بھی ہم غیب میں تھے ہماری
رو حیں غیب میں تھیں اور مر نے کے بعد بھی ہم غیب میں چلے گے پھر اور مزید
اس کی تشریح کی جا ئے مثلاً میں ایک بچہ تھا کسی زمانے میں ایک دن کا بچہ تھا
سب بھی ایک دن کے بچے ہو نگے جب میں دو دن کاا ہوا تو میرا ایک دن غیب
میں چلا گیا میں اسے دیکھو نے دیکھولیکن میر ا ایک دن میرا غیب میں چلا گیا جب
میں با رہ سال کا ہوا تو میرے بارہ سال غیب میں چلے گئے اسی صورت سے آج
میں بو ڑھا آدمی ہوں میرالڑکپن میرا بچپن میری جوانی سب غیب میں چلی گئی
مجھے یاد ہے میری اپنی جوانی مجھے یا د ہے بچپن میں بھی یاد ہے لڑکپن میں
بھی یاد ہے لیکن وہ غیب میں چلی گئی ااور ایک وقت ایسا آئے گا یہ بوڑھا پا بھی
غیب میں چلے جا ئے گا ہاسی کانام ہم موت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں
پیغمبروں کے ذریعے یہ بھی پیغام پہنچا یا ہے کہ یہاں جو چیز دنیا میں پید اہوئی
اس کو فنا ضرور ہو ناہے کل نفس ذائقہ الموت ...اس نے موت کاجو سفر ہے وہ
ضرور کرنا ہے یعنی ہر چیز جو یہاں موجود ہے کسی نہ کسی وقت اس کے اوپر
فنا آئے گی فنا سے مراد یہ ہے اس ظاہری دنیا سے وہ غیب ہوجا ئے گا ہتو جس
طرح دو سرے علوم سیکھنے کے لئے اسکول ہیں اور ان اسکول میں کو رس اور
نصاب پڑھا ئے جا تے ہیں تو اسی طرح اللہ کا عرفان حاصل کر نے کے لئے اللہ کی
مخفی دنیا فرشتو ں کی دنیا ،جنات کی دنیا ،آسمانوں کی د نیا ،کہکہشانی نظام
سورج چاند ،ستارے ان س کو دیکھنے کے لئے بھی کو رس اور نصاب ہے ان کورس
کو اور نصاب کوتصوف کہا جا تا ہے لیکن آداب کیا ہیں آداب یہ ہیں کورس وہی
بندہ پڑ سکتا ہے جس کے اوپر حضور پاکہ کی تعلیمات پر عمل کر نے کا جذبہ ہو
،شوق ہومثلاً نماز ہے ،رو زہ ہے ،حج ہے ،زکوٰۃ ہے ابھی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
خوش اخلاقی ہے ،دو سروں کا دوکھ درد بٹنا ہے ،اللہ کی مخلوق کی خدمت
کرنی ہے اب دیکھئے آپ غور فرما ئیں میں نے اپنے مر شد کر یم حضور
قلندربابااولیا ء میرے مرشد ہیں تو الحمد اللہ میں نے ان کی خدمت میں شب
روز سولہ سال گزارے ہیں پھر ایک دفعہ ان سے سوال کیا کہ صاحب ہم اللہ
میاں سے کیسے مل سکتے ہیں ؟میں نے پو چھا کیا مل سکتے ہیں تو اس پر انہوں
نے فرمایا کہ اللہ میاں نے تمہیں پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ اللہ چا ہتا ہے تم
اللہ سے میلو،پیدا ہی اس لئے کیا ہے ہعالم ارواح سے عالم ظا ہر سے اس لئے
بھیجا گیا ہے تا کہ تم اپنا ارادہ اختیار استعمال کرکہ ان را ستوں پر چلو جو ایک لا
کھ چو بیس ہزار پیغمبر نے نشا ندہی کی ہے اور جس پر رسول اللہﷺ نے خود
عمل کر کے دیکھا یا ہے ان را ستوں پر چلو ہتو جب ان راستوں پر چلو گے تو ہر
پیغمبر کی تعلیمات کا نچوڑ ہی یہ کہ تمہارا اللہ سے را بطہ قائم ہوجا ئے کہ تم
اللہ سے ملوتو کیسے میلو پھر انہوںنے مجھ سے سوال کیا آپ یہ بتا ئیں کہ آپ
کسی سے دو ستی کر نا چا ہتے ہیں تو آپ کیا کر یں گے میں نے کہا صاحب اس
کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں گے اس کو تحفہ دیں گے اس کی بات سنیں گے اس
کو ووقت دیں گے تو انہوںنے کہا اگر بھئی تم اس کو تحفہ تحاف نہیں دو گے وقت

نہیں دو گے پھر کیا ہو گا پھر کیا ہوگا پھر میں نے کہا دو ستی نہیں رہے گی خیر
وہ دو چار سوال تھے میں اس کا جواب نہیں دے سکا تو انہوں نے خود ہی فرما یا
دیکھو دو ستی اگر آپ کوکسی سے کر نی ہے تو اس کی جو دلچسبیاں ہیں ہو
بیس ہیں انہیں اختیار کرو اب ایک نماز ی سے آپ دو ستی کرنا چا ہتے ہیں تو
آپ با قاعدگی سے مسجد میں نماز پڑھنے جا ئیں دعا سلام کر یں پکی دو ستی ہو
جا ئے گی ،ایک شرا بی سے کو ئی بندے دو ستی کر تا ہے تو ظاہر ہے وہ اس کے
ساتھ جو کچھ وہ کر رہا ہے اگر وہ کر ے گا تو دو ستی ہو جا ئے گی اگر ایک
سنیما دیکھنے والے کے ساتھ سنیما جا کر دیکھ لیں دو ستی ہو جا ئے گی مطلب یہ
ہے کہ جو اس کی دلچسبیاں ہیں جو اس کی ہو بیس ہے اگر وہ آپ اختیار کر
لیں گے تو اس سے دو ستی کرنے میں آسانی پیدا ہو جا ئے گی ،تو انہوں نے
کہااچھا یہ بتا ئو اللہ میاں کیا کر تے ہیں تو میں نے کہا اللہ میاں پیدا کر تے ہیں
اللہ میاں وسائل دیتے ہیں ،اللہ میاں حفاظت کر ے ہیں ،اللہ میاں دعائیں قبول
کر تے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یشانیوں سے نجات دیتے ہیں ،تو انہوں نے کہایہ سب
صیحح ہے ایک لفظ میں بیان کرو اللہ تعالیٰ کیا کر تے ہیںاس کا بھی میں جواب
نہیں دے سکا تو انہوں نے فرما یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلو ق کی خدمت کر تے ہیںاب
دیکھا نے پا نی با رش بر سانامخلوق کی خدمت ہے ،ہوا مخلوق کی خدمت
ہے ،آکسیجن مخلوق کی خدمت ہے ،مان کے پیٹ میں رو زی فراہم کر نا مخلوق
کی خدمت ہے ،حفا ظت کر نا مخلوق کی خدمت ہے ،بس انہوں نے کہا ٹھیک ہے
اگر اللہ سے تمہیں دو ستی کر نی ہے تو اللہ مخلوق کی خدمت کر تا ہے آپ بھی
مخلوق کی خدمت کر نا شروع کر دیں اللہ سے دو ستی کے لئے تو تصوف کی جو
بنیاد ہے وہ یہی ہے کہ انسان کے اندر وہی آداب وہ خصلتیں وہ صفات پیدا ہوجا
ئیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں دیکھے اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا ہو نے کا
منشاء ہرگز یہ نہیں ہے نا عوذ بااللہ یہ نہیں ہے کہ کو ئی آدمی اللہ تعالیٰ کی
صفات حاصل کر لے گا تو نا اعوذ با اللہ وہ خود خدا بن جا ئے گا نا اعوذ با اللہ
ایسا نہیں ہے ،اللہ تعالیٰ رحیم ہے آپ بھی رحم کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ سکھی
ہے آپ بھی سکھی بن سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی خدمت کرتے ہیں آپ
بھی کرسکتے ہیں سب کر تے ہیں جس کو جو مو قع ملتا ہے خصوصاً آپ کا جو
ڈاکٹری کا جو علاج مالج کا حکیم ڈاکٹر ہو کو ئی بھی شعبہ وہ علاج کا تو ا س
میں تو بہت زیادہ خدمت کے موقع ملتے ہیں اور لوگ کر تے ہیں اب ڈاکٹر لوگ
میں نے دیکھا ہے کمپ لگا تے ہیں جو بھی جس شعبہ کا ہے اب ایک مخلوق کی
خدمت ہے تو سب سے مراد یہ ہے کہ اللہ سے بندے کا تعلق قائم ہو جا ئے اور
بندے کے اندر وہ صفات پیدا ہوجائیں جو اللہ کی اپنی صفات ہیں اور جن صفات
کے لئے اللہ تعالیٰ یہ پسند کر تا ہے کہ میری مخلوق بھی ان صفات پر عمل
کرے ،تو ہمارے پاس جیسے میں نے ابھی عرض کیا کہ بھئی ایک تمہارے پاس
شریعت ہے شریعت سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہﷺ نے تمہارے ساتھ جو کچھ کیا
وہ ہمارے لئے صنعت ہے ،قرآن پاک میں جو بیان کیا وہ ہمارے لئے صنعت

ہے ،حدیث میں جو بیان ہوا وہ ہمارے لئے صنعت ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا
غصہ نہ کرو ...عربی آیت ...جو لوگت غصہ نہیں کرتے ان لوگوں کو معاف کر
دیتے ہیں اللہ ایسے احسان کر نے والے بندوں سے محبت کر تا ہے یعنی گصہ جو
بندے نہیں کر تے ان سے اللہ محبت کر تا ہے اب حضور پاکﷺ کی سیرت طیبہ کا
جب ہم مطا لعہ کر تے ہیں تو ہمیں وہاں عفو درگزر ہوتا ہے ۔مثلاً رندہ نے
امیر حمزہ کا کلیجہ چبا یا کان ناک کاٹ کے رسی میں پیرویا گلے میں ڈالااس سے
بڑی بر بریت اور ظلم اوروہشی پن دنیا کی تا ریخ میں کہی نہیں ملتا ہے لیکن جب
وہ حضور پاکﷺ کی خدمت میں حاضرہو ئی اس نے اسلام قبول کیا حضور نے
اسے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں غصہ نہ کر و غصہ کر نے والے لوگ جو
ہیوہ خود مصیبت میں پر یشانی میں مبتلا اب دیکھئے ایک آدمی غصہ کر تا ہے
اللہ میاں کو کیا اس سے نقصان ہو گا بھئی اللہ میاں کو کیا نقصان اس سے
پہنچے گا یا اللہ میاںکوفا ئدہ کیا پہنچے گا لیکن جو غصہ کر نے والا بندہ ہے اگر
وہ مسلسل غصہ کر تا رہے تو یہ بات یقینی بن سکتی ہے کہ وہ ہا ئی بلیڈ پر
یشر کا مر یض بن سکتا ہے یہ بات یقینی ہو سکتی ہے کہ اس کا اسٹومیکۃ
سسٹم سارا خراب ہو جا ئے گا یہ بات بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے اندر ایسی
جھنجھناہٹ پیدا ہو جا ئے کہ لوگ اس سے محبت کر نا چھوڑ دیں لیکن ایک آدمی
غصہ نہیں کر تا لوگ ایسے ستا تے ہیں پر یشان کر تے ہیں وہ اللہ کے لئے اسے
معاف کر دیتا ہے رسول اللہﷺ کی سیرت طیبہ کو سامنے رکھتے ہو ئے اس کو
معاف کر دیتا ہے یقینا وہ بندہ دنیا میں عزیز ہو جا ئے گا جیسے کہ آپ پیغمبر
علیہم الصلوٰ ۃ والسلام دنیا میں ہر پل عزیز ہو ئے تو تصوف کو ئی چیز نہیں
ہے کو ئی ایسی بات نہیں ہے کہ بھئی تصوف سمجھنے میں آنے والی چیز نہیں
ہے تصوف سے ،راد یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کے دئیے ہو ئے پرو گرام پر عمل کر کے
حضور کی سیرت طیبہ کر پڑھ کر سمجھ کر ذہن نشی کرکے ان کی طرز فکر
کے مطابق زندگی گزار کر ایسے راستے پر چلنا جس راستے پر چل کرہمیں اللہ کا
عرفان حاصل ہو جا ئے یہ تصوف ہے اس کے لئے بہت بڑی بڑی کتا بیں لکھی گئی
اولیا ء اللہ بھی سامنے آئے لیکن جب ہم ولی اللہ جیسے خواجیہ غریب نواز
ہیں ،حضرت داتا گنج بخش ہیں یہاں لال شہباز قلندر ہیں،شاہ عبد الطیف
بھٹائی ہیں ولی امام صاحب ہیں پنڈی میں میاں امیر صاحب ہیں بابا فرید گنج
شکر ہیں ہم جب ان کی زندگی کا مطا لعہ کر تے ہیں تو ہمیں ان کیی زندگی
میں قرآن کی جھلک ملتی ہے اور سیدنا حضور علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی جو
سیرت ہے ہے اس کا عکس بھی ہمیں نظر آتا ہے او ر اس عکس کی بد ولت
ہمیں رسول اللہﷺ کی تعمیل ارشاد کے مطا بق جب ان لوگوں نے اپنی ز ندگیاں
گزاری تو انہیں غیب کی دنیا میں داخل ہو نے کا را ستہ مل گیا اور وہ خدا
قصیدہ ہو گئے دو سری جو تصوف ہمیں جو بات بتا تا ہے وہ بڑی اہم ہے اور
اس کو عرض کر نا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جو بھی انسان یہاں آتا ہے وہ
چلا جا تا ہے اب ایک بات بہت زیادہ غور طلب ہے جو ہمیں تصوف بتا تا ہے یہ

جو مادی جسم ہے ہمارا یہ با اختیار تو ہے لیکن یہ ایک حد تک با اختیار ہے لا
محدو د اختیارات ایسے حاصل نہیں ہیں مثلاً کو ئی آدمی پیاس پر کنٹرول تو
حاصل کر سکتا ہے لیکن مستقل پیا سے نہیں رہے سکتا کو ئی آدمی بھوک پر
کنٹرول حاصل کر کے چلئے ایک روٹی کھا لے گا لیکن یہ نہیں کہ وہ کھا نا ہی
چھوڑ دے اور آزاز ہو جا ئے کھا نے سے کو ئی آدمی نیند سے نہیں آزاد ہو سکتا کو
ئی آدمی بیداری سے نہیں آزاد ہو سکتا دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو ہمارا جسم
ہے مادی جسم فزیکل باڈی جسم کہتے ہیں آپ لوگ تو اس کے بارے میں بہت
کچھ جا نتے ہیں تو اب تو سائنس سے اتنی زیادہ تر قی کر لی ہے کہ سب کچھ
ہو نے کے بعد ایک ڈاکٹر آپریشن کر تا ہے بڑا ما ہر ہے لیکن آپریشن کے دوران وہ
بندہ مر جا تا ہے دل بھی مو جو د ہے ڈاکٹر صاحب بھی موجود ہے اس کی
فزیکل باڈی کی ہرچیز موجود ہے لیکن آپریشن نہیں ہوگا آپریشن نہیں ہوگا اب
پھر اس بندے میں روح کسی صورت سے آجا ئے پھر آپریشن کامیاب ہوجا ئے گا تو
فزیکل با ڈی اس وقت تک فزیکل باڈی ہے جب تک اس کے اندر روح ہے اگر روح
اس جسم سے رشتہ توڑ لے پھر اس کی کو ئی حیثیت نہیں ہے میرے مرشد کر یم
حضور قلند ربابااولیاء نے ایک کتاب لکھی لوح قلم اس میں جب وہ شروع کر تے
ہیں تو کتاب تو وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب انسانوں کے لئے لکھی جا رہی ہے
انسان کی ساخت ایسی ہے کہ اس میں مختلف تر بیتیں ہو تی ہیں کو ئی نر م
میزاج ہوتا ہے ،کو ئی گرم میزاج ہوتا ہے ، کو ئی حساس ہوتا ہے ،کو ئی
حساس نہیں ہوتا لیکن کو ئی بھی آدمی جو با ہو ش ہواش ہے ایسے لباس پہنے
کی ضرورت پیش آتی ہے قمیض شلوار پہنے کوٹ پتلون پہنیں لباس کی ضرورت
پیش آتی ہے تو وہ مثال بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے قمیض پہنی ہو ئی ہے جسم
کے اوپر تو اگر اس آدمی سے یہ کہاجا ئے کہ بھئی تم نے جو یہ قمیض پہنی ہو
ئی ہے تو ایسا کرو تم ہاتھ ہلائو اور یہ آستین نہ ہلے تو کہتے ہیں یہ نہیں
ہوسکتا ہاگر اس بندے سے یہ کہا جا ئے کہ آستین ہلے ہاتھ نہ ہلے یہ بھی نہیں
ہو سکتا لباس کی ہر حرکت تابعے ہے جسم کے جب تک جسم کے اوپر یہ لباس
ہو گا لباس میں حر کت ہو گی اور جب یہ جسم کے اوپر سے شلوار قمیض اتر
جا ئے تو اس کی کو ئی حر کت نہیں ہو گی ہمثلاً آپ ایسا کر یں ایک آدمی کو
اس طرح کھڑا کر دیں کہ وہ آدمی نظر آئے لیکن اس لباس کے اندر آدمی نہ ہوتو
وہ لباس نہیں چلے گا کھڑا رہے گا اور ایک آدمی کے اوپر وہ لباس ہے تو جیسے
آدمی چلے گا تو لباس بھی اس کے ساتھ ساتھ چلے گا تو جس طرح لباس جسم
سے اتار دیا جا ئے اس کی کو ئی حرکت نہیں ہو تی اسی طرح اگر روح اس
فزیکل باڈی کو اتا رکر زمین پرپھینک دے یا ڈال دے تو اس کے اوپر کو ئی حر کت
نہیں ہو تی کو ئی آدمی تین عرب سال کی تا ریخ بتا تے ہیں سائنسدان ایکمثال
بھی کوئی ایسی نہیں ہے کسی ڈید باڈی نے حر کت کی ہو جب کے ہاتھ بھی ہے
پیر بھی ہے دماغ بھی ہے آنکھیں بھی ہیںسب کچھ ہے ایک دنیا میں ایسی مثال
نہیں ملتی کہ دو مردے آدمی کی آپ نے شادی کر دی ہو ،ایک دنیا میں ایسی

مثال نہیں ملتی کہ کو ئی ٹیچر ہو اور وہ مرجا ئے اور مر نے کے بعد اس نے اپنا
جو ہے سبق پڑھا دیا ہو ،جتنی بھی مثا لیں فزیکل با ڈی اس وقت تک فزیکل
باڈی ہے جب تک اس کے اندر روح ہے اور اگر اس کے اندر سے روح نکل گئی اب
یہ ڈیڈ باڈی ہے فزیکل با ڈی نہیں ہے تو اس کامنشاء کیا ہوا اس کا منشاء یہ
ہوا ہمارا جو جسم ہے یہ روح کا لباس ہے جب تک روح اس لباس کو پہنے رہتی
ہے اس کے اندر حرکت بھی ہوتی ہے یہ دیکھتا بھی ہے سنتا بھی ہے دماغ بھی
اس کا کام کر تا ہے بھوک بھی لگتی ہے پیاس بھی لگتی ہے شادی بھی کر تا ہے
بیاہ بھی کر تا ہے پڑھاتا بھی ہے لکھا تا بھی ہے،خود بھی پڑھتا ہے محنت بھی کر
تا ہے مزدوری بھی کر تا ہے لیکن اگر اس کے اندر سے روح نکل جا ئے یعنی یہ دید
باڈی بن جا ئے اب اس کے بعد اس میں کو ئی حرکت نہیں ہوتی اس کا مطلب یہ
ہے کہ ہماری جو اصل ہے وہ روح ہے روح کا علم کیا ہے اس کو تصوف کہتے
ہیں روح کیا ہے اس کوانرجی کہہ دیجئے آپ اس کو توانائی کہہ دیں آپ اس کو
رو شنی کہہ دیں آپ اس کو لہریں کہہ دیں لیکن وہ ایسی چیز ہے جس کو
دیکھا نہیں گیا ابھی تک لیکن تصوف ایک ایسا علم ہے اگ اس کو پڑھ لیا جا ئے ۔
اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 51

Track 2

Time 22:25

حج اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے ؟

بسم اللہ ...

تلا وت سورۃ القرآن شریف ...ولم جعلنا علیہم

نا ظرین اسلام کے حوالے سے جو کو ئی با ت کر تے ہیں تو منشا ء یہ ہو تا ہے کہ
اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس نظام حیات میں وہ تمام با تیں موجود
ہیں کہ انسان کس طرح زندگی گزارے ظا ہرے وسائل کو کس طرح استعمال کر
ے اور ظا ہر کے ساتھ ساتھ اس کے اندر جو با طنی حواس ہیں ان کو کس طرح
بیدا ر کر ے اسلام کے ارکان میں نماز ،رو زہ،حج ،زکوۃ جب ہم ان ارکان پر غورو
فکر کرتے ہیں تو ہمیں اس بات کا بہت اچھی طرح اندازہ ہو جا تا ہے کہ اسلام
کی تعلیمات میں اور اسلام کے ہر رکن میں اجتما عیت موجود ہے مثلاً جب ہم
نمازوں کا تذکر ہ کر تے ہیں تو پا نچ وقت نمازوں کا تعین اور نمازوں کا پڑھنا

مساجد میں اجتماعی حیثیت سے پھر مسجد میں دو چا ر جا نے مسجدوں میں
اکھٹا ہو نا اس کے بعد عیدین کی نماز پھر رو زے رو زے میں آپ اس قدر اجتما
عیت دیکھتے ہیں اور اس اجتما عیت میں اپنا وقت لگا تے ہیں کہ جس کی کہی
کو ئی گھس میں دنیا میں جگہ وصال نہیں ہو تی مثلاً فجر کی آذان کے وقت اگر
کسی شہر میں ڈیڑھ کروڑ آدمی ہے تو وہ اجتما عی طور پر جینا شروع کر دیتا
ہے کسی ملک میں اگر پندرہ کروڑ آدمی ہے تو وہ ایک آذان کے بعد ہر حلال چیز
جس کی اللہ نے اسے اجا زت دی ہے اللہ کی حکم کی تعمیل میں کھا نا پینا بند
کر دیتا ہے وہ افطار کا وقت ہو تا ہے ایک آذان ہو تی ہے تو کروڑوں آدمی ایک
ساتھ خوش ہو کر اللہ کا دیا ہواکھا تے ہیں ۔اسی صورت حج بھی ہے زکوۃ بھی
ہے زکوۃ کے بارے میں یہ بات غوروفکر کر یں گے اس کا بھی اجتما عی فا ئدہ ہے
غریبوں کی مدد کر نا یا مسکین کی مدد کر نا اسی طرح حج بھی ایک رکن ہے
اور اس میں بھی ہر ہر قدم پر آپ کو اجتما عیت اختیار کر نا پڑھتی ہے پچیس لا
کھ آدمی ایک جگہ جمع ہو کر ایک وقت نماز بھی ادا کر تے ہیں ایک وقت مناسق
حج بھی پو رے کر تے ہیں تو ہم یوں کہے گے کہ ا سلام ایک مکمل نظام حیات ہے
جس نظام حیات میں اجتما عیت کو اہمیت دی گئی ہے اور انفرا دی اعمال کو
اس طرح اگر اس میں خود غرضی ہو اور وہ اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ کے
احکام ورزی ہو اس کو منا کیا گیا ہے حج کا فلسفہ میرے نزدیک یہ ہے کہ
حضرت ابرا ہیم علیہ السلام کو اگر تلاش ہو اللہ کی تو انہوں نے اللہ کو
ڈوھونڈنے کے لئے جو طبعت اختیار کی اس میں ایک طریقہ قرآن میں بیان ہوا
ابھی آپ کے سامنے آیتیں پڑھی ہیں ان ستاروں کو دیکھا کہ اللہ ستارے ہیںیہ میرا
رب ہیں ،پھر چا ند کو دیکھا پھر سورج کو دیکھا اس کے بعد اللہ کو انہوں نے پا
لیا اور مشرکوں سے اس بات کا اظہیار فرما یا کہ میرا دین جو ہے وہ اللہ کے تو
حید پر قائم ہے ۔اور میرا واحد خالق ما لک اللہ ہے پھر حضرت ابرا ہیم علیہ
السلام نے خواب دیکھا کی اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں اور بچے کو انہوں نے ذبح
کر دیا اسی صورت میںحضرت حجرہ علیہ السلام کو ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں
نہ کھیتی تھی نہ پا نی تھا نتیجہ میں آب زم زم کا کنواں یا چشمہ جا ری ہوا اور
حضرت حجرہ علیہ السلام نے بچے کی پیاس کے تقاضے کے تحت تلاش میں پانی
کیادھر ویدھر دو ڑیں سفر تک وہ آنے والی نسلوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک
بہترین عمل قرار دیا کہ یہ جو اسلام ہے اسلام اجتما عیت کے علاوہ ہمیں دو
سرا درس نہیں دیتا حج کے ارکان اب دیکھئے طباق سب اکھٹے ادا کر تے ہیں
صحبیں سا رے اکھٹے ہو تے ہیں کنکیریاں ما ری جا تی ہیں شیطانوں کو وہاں
بھی اکھٹے ہو تے ہیں تو یہ جو اسلام کے ارکان ہیں جب اس پر غو رو فکر کر یں
تو ایک ہی با ت ملے گی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ چا ہتے ہیں کہ ان کے
اندر تفرکہ نہ رہیں ان کے اندر انفرادی سوچ نہ ہو ۔ان کے اندر اللہ کے لئے اللہ
کے رسول اللہﷺ کے لئے اپنے قوم کے لئے اپنے خاندان کے لئے کس طرح مطلق ہوں
اسی بات کو اللہ تعالیٰ رسی کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو اورآپس

میں تفرقے نے ڈالو مسلمانوں کی موجودہ جو زبو حالی ہے اور مسلمانوں کی جو
موجودہ ذلت اور رسوائی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے
اجتما عیت ختم ہو گئی اگر مسلمانوں میں اجتما عیت ختم ہو گئی تو اللہ کو پتا
ہے کیا ہو نا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا اللہ لا یغرو...جب قومیں اپنی
تبدیلی نہیں چا ہتی تو اللہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے حج میں ہم طواف
کر تے ہیں ساتھ طواف کر تے ہیں صیحح پر بھی ہم ساتھ چکر لگا تے ہیں الحمد
اللہ مجھے بھی ایک دفعہ حج کااتفا ق ہوا آپ سب حضرات جو گئے اور جو نہیں
گئے اللہ انہیں وہاں لیجا ئے مینے وہاں اس با ت پر غور کیا کہ جب ہم طواف
کر تے ہیں تو ہم انٹی کلاک وائس گھومتے ہیں اور جب ہم سعید کرتے ہیں تو
کلاک وائس گھومتے ہیں تو انٹی کلاک وائس گھومنا اور کلاک وائس گھو منا جب
اس پر مزید غور کیا گیا تو میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ انسان کیوں کہ رو
شنی سے مرتب ہے رو ح سے مر اب ہے یہ جومنفی اور مثبت چا رج کا عمل ہے
سعید کر تے ہیں تو کلاک وائس ہم چکر لگاتے ہیں تو سائنسی اعتبار سے اگر اس
پر غور کیا جا ئے اس کو بیان کیا جا ئے تو اس کے لئے بہت بڑا ہمیںوقت چا ہئے
اور وقت ہمارے پاس لا محدود ہے دو سری صورت حج میں حضور پاکﷺ کی
زیارت ہے وہا ں بھی یہی صورت ہے کہ آپ اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ سے
قربت کے لئے سفر کر یں اللہ اور اللہ کے رسول اللہﷺکی قربت کے لئے وہ اعمال
و اشکال انجام دیں جس کا آپ کا اللہ سے رد اور تعلق قائم ہوےہم یہاں بیٹھ کر
نماز پڑھتے ہیں یا قا ئم کر تے ہیں تو خانہ کعبہ کی طرف ہمارا منہ ہو تا ہے
لیکن اللہ تعالیٰ نے حج فرض کر کے ہمارے لئے یہ مو قعہ فراہم کیا ہے کہ ہم بہ
ذات خود اللہ کے گھر پہنچ جا تے ہیں اور ہماری نظر اللہ کے گھر پر ہو تی ہے
جو لوگ صاحب نظر ہیں جو لو گ صاحب مشا ہدہ ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ
خانہ کعبہ کو جب دیکھتے ہیں تو اکثر لوگوں کی یہ کیفیت ہو تی ہے تو ہ یہ
محسوس کر تے ہیں کہ اللہ ہمارے قریب ہے وہ اللہ سے قربت کا احساس اپنے
اندر اجا گر رہتا ہے میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ خا نہ کعبہ کے پر دے سے اگر آپ
لگ کر کھڑے ہوں یا سینے لگا لیں یا ہا تھ لگا لیں پیشانی رکھ لیں تو آپ دیکھئے
گا کر نٹ کی طرح وائبریشن ہو تا ہے اور آدمی کی پو ری با ڈی میں کر نٹ
دوڑتا ہوا محسوس ہو تا ہے تو جب میں نے اس کا تجر بہ کیا تو مجھے تجسس
ہوا کہ کو ئی ساتھ ہے یا میرا وہم ہے تو میں نے وہاں مو جو د احباب تھے تقریباً
دس آدمی سے میں نے پو چھا کہ بھئی جب خانہ کعبہ سے ملتے ہیں کھڑے ہو تے
ہیں سینے لگا کر یا پیشانی لگا کر یا ہا تھ لگا کرآپ دیکھئے کرنٹ کیسے دوڑتا ہے
تو دس میں سے آٹھ آدمیوں نے یہ کہا صاھب ہمارے ساتھ یہ ہوا تھا پھر ان دو
آدمیوں کو ہم نے کہا بھئی تم بھی کو شش کرو با ر بار خانہ کعبہ سے آخر
انہوںنے بھی کہا ہاں صاحب اندر کر نٹ دوڑتا ہوا نظر آتا ہے اس سے یہ ثابت
ہوا اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا خانہ کعبہ کے اوپر جو نزول ہو تا ہے تو اللہ تعالیٰ
کی تجلیات کی جو لہریں ہیں اسی صورت سے جب ہم سعید کر تے ہیں یہ جتنے

بھی کنواں ہیں یہ حجرے کی طرف منتقل ہو جا تے ہیں حضرت حجرہ اس طرح
بھا گی اور بر حال پوری فلم کا ایک نقشہ آدمی کے سامنے آجا تا ہے تو یہ حج کا
فلسفہ میرے ذہن میں تو یہ آتا ہے کہ حج ایک ایسا رکن ہے کہ جس کو پو را کر
نے سے انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کی قربت روح ایجاز اجا گر ہو جا تا ہے جس کے
بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا نحن اقرب علیہ ...میں تمہاری رگ جان سے زیادہ
قریب ہوں اسی صورت سے انسان کے اندر یہ احساس ہے کہ اللہ کے گھر میں
آگیا اللہ کا مہمان ہوں اللہ کا بندہ ہوں اللہ میرے سامنے ہے اللہ کا گھر میرے
سامنے ہے پھر وہ ذہن میں آتے ہیں وفی انفسکون...اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں میں
تمہارے اندر ہوں تم مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو اس کے بعد اگر آپ اور گہرائی
میں جا ئیں اور اپن ے جسم سے رو ح کے اندر اتر جا ئیں اپنی ذات میں اتر جا ئیں
تو پھر یہ ادراک ہو تا ہے ازل میں میری روح اللہ کے سوچ میں ہے اللہ نے کن
کہا فیکون ہو گیا پو ری کائنات بن گئی اللہ تعالیٰ نے کہا الست بر بکم میں تمہا
را رب ہوں کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو روح نے اللہ کی آواز سنی اور اللہ
کی آواز سن کر اس آواز کی طرف متوجہ ہو ئیں اللہ کو دیکھا اور اللہ کی
صفات کو دیکھا اور اللہ کو دیکھنے کے بعد روحو ں نے اس بات کا اقرار کیا قالو
البلیٰ...جی ہاں ہم اس بات کا عہد اور اقرار کر تے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں
کیوں کہ ہمارے روح اللہ کو دیکھ چکی ہے ہماری روح اللہ کی آواز سن چکی
ہے ہماری روح اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر چکی ہے خانہ کعبہ میں جب ہمیں
ذہنی یکسوئی حاصل ہو گی اور ہمارا ذہن دنیا سے ہٹ کر اور عارضی دنیا سے
ہٹ کر دنیا وی معاملات سے ہٹ کر اپنی روح کی طرف منتقل ہو تا ہے انوار و
تجلیات میں منتقل ہوتا ہے ہتو ہمارے اندر ایک یقین کا پٹرن بن جاتا ہے ہتو ہم
اللہ کو دیکھ چکے ہیں ہم اللہ کی آواز سن چکے ہیںاور ہم اللہ کی آواز سن کر
اللہ کو دیکھ کر اللہ کی ربوبیت کا اقرار کر چکے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے ہم
اس وقت وہاں موجود ہو تے ہیں کہ جہاںاللہ موجود ہو تا ہے اللہ تو ہر جگہ
موجود ہیں لیکن کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو اپنا گھر قرارد یا ہے
تو اللہ تعالیٰ کا جو گھر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا نزول ہو تا رہتا ہے اور انواراور
رو شنیاں اس میں با رش کی طرح بر ستی رہتی ہیں تو جب انسان وہاں پہنچ
جا تا ہے تو اس کے اندراس کی روح کے اندر ایسی با لیدگی پیدا ہو جا تی ہے کہ
اس کا رشتہ اللہ سے ہوجا تا ہے اور اسے مرتبہ احسان حاصل ہو جا تا ہے
رسول اللہﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کو مر تبہ ا حسان حاصل ہو تا ہے ہمرتبہ
احسان یہ ہے کہ بندہ دیکھئے کہ میں اللہ کودیکھ رہا ہوںاور مرتبہ احسان کاایک
درجہ یہ ہے کہ بندہ اس بات سے واقف ہو اس بات کو جا نتا ہوحج بھی اللہ نے
بنا یا ہے حج میں ایک بہت بڑی عام چیز ہے وہ ایثار ہے قربانی ہے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی عمر پچیا سی سال بتا ئی جا تی ہے روایت میں پچیاسی
سال میں حضرت اسمائیل علیہ السلام پیدا ہو ئے اب آپ اندازہ لگا ئیہ کہ
پچیاسی سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو بیٹا عطا کیا ہو اور اللہ

تعالیٰ نے فرمایا کہ بھئی قر با نی کر دو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس
خواب کی تعبیر میں اپنے بیٹے کی قربانی کر دی اس سے بڑا ایثار دنیا میں کو ئی
نہیں ہوسکتا خواب کی اہمیت بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فلسفہ پر
اہم ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیں ہمیں ابراہیم سے خواب میں دیکھا یا کہ
اپنے بیٹے کو ذبح کر دو وہاں یہ بات نہیں ہے ہم نے ابراہیم سے کہا کہ اپنے بیٹے
کو ذبح کرو تو اس وقت خواب کی اہمیت ظا ہر ہو تی ہے یعنی انسان کی
زندگی کا وہ رخ جس کو ہم با طنی رخ کہہ سکتے ہیں یا وہ رخ جس کو ہمارے
سائنس داں لا شعور رخ کہتے ہیں ایسا رض ہے کہ جس رخ میں انسان جو بھی
دیکھتا ہے اگر اس کا ذہن انوار و تجلیات سے معمور ہے تو وہ دیکھنا اسی طرح
دیکھنا ہو تا ہے جس طرح ہم بیداری میں دیکھتے ہیں تا کہ انسان حضرت یو
سف علیہ السلام خوش نبوی بھی ہے تو یہ حج جو ہے ہمیں اسی جگہ لیجا کر
کھڑا کر دیتا ہے جہاں ہم ادا کر تے ہیں کہ جہاں ہمارا رشتہ برا ہ راست اللہ
سے قائم ہو جا تا ہے صرف اتنا کر نا ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں حج کی سعادت
عطا فرما دی تو ہمیں اللہ کے غیب پر یا قرآن شریف کو سامنے رکھ کر اللہ کو
یکسوئی کے ساتھ تلاش کر نا ہے ساتھ ساتھ مدینے منوارہ جب ہم جا تے ہیں تو
وہاں رسول اللہﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہو تی ہے مزار اقدس کا بھی یہ ہے
کہ بے شمار واقعات ہمارے اسلاف کے ہمارے بزرگوں کیکتا بوں میں موجود ہے
کہ رسول اللہﷺ کے زیارت مشرف میں رسول اللہﷺ نے ان کے اوپر انعام و
اکرامات کی با رش بر سائی تو حج کے فلسفہ میں بنیا دی بات جو ہے وہ ایثار
اور قربانی ہے اور جب انسان ایثار اوار قربانی سے واقف ہوجا تا ہے اور اہثار
اور قربانی سے عمل دار اس کا ہو جا تا ہے تو ا سکے اندر حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی جو طرز فکر ہو جا تی ہیں جس طرز فکر کو دین آگیا اور دین علیم
ہی اسلام ہے اور اسلام ہے سلامتی کا مذہب ہے حا ظرین اور نا ظرین میں نے
آپ حضرات کے سامنے جو معروضات پیش کی میں نے جو دیا ہے اللہ تعالیٰ اسے
قبول فرما مجھے اور آپ کو اس پر عمل کر نے کی تو فیق عطا فرما اور
مسلمانوں کے اندر سے جو تفکر نکل گیا ہے، مسلمانوں کے اندر سے جو ریسرج
نکل گی ہے اس پر ہمیں عمل کر نے کی جدو جہد کر نے کی اور صیحح کر نے کی
تو فیق عطا فرما ئے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ جیسے میں نے ابھی آپ سے یہ عرض
کیا ہے کہ ا سلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اجتما عیت ہے اللہ تعالیٰ
تفرکوں سے نجات عطا فرما ئے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھا منے
کی تو فیق عطا فرما ئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہرمصیبت سے ہر شر سے تفرکوں
سے محفوظ فرما ئے آپ سب حضرات تشریف لا ئے آپ کا بہت شکر یہ ۔اختتام

Acd vol 64

Track 3

Time 04:32

کیا سلوک کی راہ میںداخل آدمی کی تعلیم مرنے کے بعد قبر میں بھی جا ری رہتی ہے؟

جواب :ہاں بالکل رہتی ہے دیکھئے ایسے ہی اس کو بات یہ ہے کہ اگر ہمیں
کسی بات کا ثبوت حضور ﷺ کی تعلیمات سے نہ ملے تو ہمیں اسے چھوڑ دینا چا
ہئے اب یہ جو میںنے آپ سے کہا تھا کہ ایک مثال دی ہے عام بات ہے ااولیا ء اللہ
کی بات اس سے الگ ہے مطلب حضورپاکﷺ کا ارشاد ہے جب تم قبر ستان جا
ئوتو کہو السلام و علیکم یا اہل القبور...اے قبر میں رہنے والوں تم پر سلامتی ہو
ہ یہ بھی ارشاد فرمایاوہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں تم نہیں سنتے ہو بدر کا
جنگ بدر کاواقعہ ہے کہ جب حضور مکہ تشریف لیجا رہے تھے تو بدر کے مقام پر
تو جنگ میں یہ ہو تا ہے جو لوگ شہید ہو جا تے ہیں یا ہلاک ہو جا تے ہیں تو
اجتما عی قبر بنتی ہے ایک گڈا کھود کر تو ایک قبر میں جس میں بہت سارے لوگ
دفن تھے مشرکین تو حضور پاک ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے کہا نام لیکر
فلاح فلاح کے مجھ سے جو اللہ نے وعدہ کیا تھا وہ میںنے دیکھ لیا کیا کیا تم سے جو
اللہ نے کہا تھا تم نے بھی دیکھ لیا تو صحابہ اکرام یہ سن رہے تھے انہوں نے یہ
پوچھا کہ کیا یہ سنتے ہیں ؟تو حضور پاک ﷺنے فرما تا ہاں یہ تم سے زیادہ سنتے
ہیں لیکن تم ان کے جواب نہیں سنتے حضور پاک ﷺ نے ان کا جواب سنا اگر ہم
حضور پاکﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے ان صلاحیت کو بیدار کردیں ہم بھی ان
کو یا اہل القبور کہے اور جب وہ وعلیکم السلام کہہ دیں تو ہم بھی نس سکے تو
یہ ایک میسج ہے طریقہ کار ہے ،طریقہ تعلیم ہے اس ہی کو تصوف کہتے ہیں
کیا مرنے کے بعد کی زندگی میں اس زندگی میں و اقع بوجھ ہیحجور پاکﷺ نے
فرمایا موت قبلا... مر جا ئو جا ئو مر نے سے پہلے مر جا ئو مر نے سے پہلے
کامطلب یہ نہیں ہے خود خوشی کر لو خود خوشی تو آرام ہیمر جا ئو مر نے سے
پہلے کا مطلب ہے مر نے سے پہلے مر نے سے بعد کی زندگی کودیکھو سمجھ لوکہ
وہاں کیا ہو تا ہے دھیان میں تو ہے قبر میں یہ ہو گا حشر میں یہ ہو گا حساب
کتاب میں یہ ہو گا جو حضور فرماتے ہیں موت القبلا...مر جا ئو مر نے سے پہلے
یعنی مر نے سے پہلے مر نے کے بعد مکی نزدگی کا ادراک کر لو اب اجراک کیسے
کر یں گے اس کا ایک تجربہ ہے طریقہ تعلیم ہے یا بزرگوں کی خانقاہ ہے جو اب
نہیں رہی پہلے خانقائے تھیں اس میں با قاعدہ تختی سورتوں سے پڑھتے تھے
اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 4

Time 05:32

اس مادی دور میں تصوف کی دنیا میں کس طرح سفر کر سکتے ہیں ؟

جواب:دیکھئے بہت صیحح بات آپ نے فرما ئی بڑی اچھی بات ہے اور اس کی
بہت ضرورت تھی اس سوال کی کتنا ہی بڑا ڈاکٹر ہوجا ئے ا س کے کورس چلتے
رہتے ہیں وہ لندن میں بھی ہوجا ئے امریکہ میں بھی ہو سکتا ہے پاکستان میں
بھی ہو سکتا ہے اس کورس کے لئے وقت نکلتا ہے پڑھتا بھی ہے وقت بھی نکلتا
ہے اگر امتحان دینا ہو تو امتحان بھی دیتا ہے اس کوامتحان بھی دینا ہو تا ہے
لیکن آپ تمام مصروفیات کے با وجود ایک کو رس پڑھنے کے لئے وقت نکال لیتے
ہیجتنا وقت آپ کورس پڑھنے کے لئے نکالتے ہیں اتنا وقت آپ تصوف کے لئے نکال
لیں مطلب یہ ہے کہ آپ کتنے ہی عظیم قل فرصت ہوں کتنے ہی عظیم
الفرصت ہو آپ کو کو ئی کام کرنا ہے آپ کر یں گے بھئی میں آپریشن چھوڑ دو
گا میرے دوست کی شادی ہے میرے بیٹے کی شادی ہورہی ہے آج میں نے آپریشن
نہیں کر نا چھوڑ دیا نے اب اسی صورت سے جتنی اہمیتآپ نے۷ اپنی بیٹی کی
شادی کودی ہے اتنی اہمیت آپ اللہ کی ملا قات کو دے دیں ٹائم تو خود بہ خود
نکل آئے گا ہاب کوشش کر نے کا مطلب یہ ہے کہ آپ وہ بندے تلاش کر یں جس
کو یہ علم آتا ہو اب مثلاً ڈاکٹر صاحب ملتے ہیں میں ان سے بہت سوال کر تا
ہوں دل میں کیا ہو تاہے کتنے وال ہو تے ہیں اپر چیمبر کیا ہو تا ہے نیچے چیمبر
کیا ہو تا ہے اور یہ مجھے بتا تے ہیں اس میں کچھ یاد رہتے جا تے ہیں بہت میں
میرا خیال ہے کئی پرسنڈ تو میں ڈاکٹر بن گیا اس لئے ان سے پوچھتے رہتا ہوں
میں کو ئی ڈاکٹر مل جائے میں کہتا ہوبھئی بتا ئو مجھے دل میں کیا ہو تا ہے
ڈاکٹر نہیں بنا لیکن مجھے معلومات حاصل ہیں اب اگر کو ئی بندہ ایسا مل جا
ئے جو تصوف جانتا ہو تھوڑا وقت تو دینا پڑھے گا کو رس میں بھی آ پ وقت دیتے
ہیں ،شادی بیاہ میں بھی وقت دیتے ہیں ،اخبار بھی پڑھتے ہیں روز آپ اس میں
بھی وقت دیتے ہییں جو ٹی وی دیکھتے ہیں ریڈیو سنتے ہیں اس میں بھی آپ
وقت دیتے ہیچلو ٹی وی میں کیا ہو تا ہے ایسایہاں مر گیا وہاں مر گیاوہاں مر
گیا یہ سیاسی باتیں ہوتی ہیں اس کاآپ کا کو ئی تعلق ہی نہیں ہو تا کہی
تصوف آپ دیکھئے آپ تصوف آجا ئے گا بات یہ ہے اس کیاہمیت سمجھ کی اس
کے لئے وقت نکالیں اگر کوئی بندہ تیس منٹ وقت نکال لے تیس منٹ یقینا وہ
سال دو سال میں تصوف کی بہت ساری با تیں کر تے ہیں ہوسکتا ہے غیب کی
دنیا میں بھی خواب اچھا دیکھ لیں بشارت ہوجا ئے زیارت ہوجا ئے فرشتے دیکھ
لیں ایسا ہو تا ہے ہمارے شاگرد ہیں بہت سارے لوگوں کواس قسم کی چیزیں

نظر آتی ہیں بات تو یہ ہے پہلے مجھ سے ایک صاحب نے کہا یہ سارے ڈاکٹر صاحب آپ سب کو بلارہے ہیتم جا کر تقریر کرو گے کیا وہ سمجھ کیں گے ایک دن اس تقریر میں تصوف آئے گا میں نے کہا نہیں تصوف نہیں آئے گا پیغام پہنچا دو کہ تصوف بھی کوئی چیز ہے اگر اس کے لئے آپ وقت نکا لیں جس طرح کو رس پڑھنے کے لئے وقت نکا لتے ہیں دیکھئے کو رس پڑھنا ضروری نہیں ہوتا اگر آپ کو رس نہ پڑھیں تو آپ کی ڈاکٹر ی میں کو ئی فرق نہیں پڑھے گا لیکن کیوں کہ نئی نئی معلومات نئی نئی ایجادات نئی نئی تحقیقات نئی نئی ریسرج ہو رہی ہے تو اس ریسرج سے آپ فا ئدے اٹھا نے کے لئے وقت نکالتے ہیںتو ایک یہ بھی نئی ریسرج ہے تو تصوف بھی ایک نئی ریسرج ہے بات یہ ہے کہ تیس منٹ روز تیس منٹ لیکن اس تیس منٹ میں بھی بہ ایمانی نہیں کر نی ہےآپ کچھ فرمارہے ہیں تم میں سے کوئی سوال کرے گا ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 5

Time 02:44

تصوف کی دنیا میں داخل ہونے کا کورس کہاں سے شروع ہوتا ہے ؟

جواب :حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے من عرفہ نفس فقد عرفہ ربہ ...کہ جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کا مطلب ہے رب کو پہچانا مشرک ہے روح سے روح کوآپ پہچانے گے تو رب کو پہچانے گے ٹھیک ہے جی اب سب سے پہلے کر نا یہ ہو گا کہ جسم اور روح کا جو رشتہ ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر نی ہو گی با لکل اسی طرح جس طرح ہم نے انگریزی پڑھنی ہے تو مجھے

ABCD

پڑھنی ہو گی اگر میں نہیں پڑھو ں گا

ABCD

انگریزی نہیں پڑھ سکتا کبھی نہیں پڑھ سکتا پھر وہی ہے آپکے پاس جو وقت ہے کو ئی اسکول ہو کو وئی جگہ ہو اپ کاگھر ہو میرا گھر ہوڈاکٹر صاحب کاگھر ہو اب جیسے آپ انگریزی میں فلاح کورس کر ناچاہتاہوں کس طرح کرو

ں بھئی اس کورس میں جا کر شریک ہو جا ئووقت نکا لنا گھر بیٹھے جو ہے گھر
بیٹھے بھی تعلیم ہو تی ہے لیکن پہلے تو آپ کو

ABCD

پڑھنے کے لئے استاد کو تلاش کر نا ہو گا بغیر استاد کے تو کچھ بھی نہیں ہوتا اب
جیسے میں نے آدھا گھنٹے آپ سے عرض کیا اب اس میں آپ پانچ دس آٹھ آدمی
ہوں ایک جگہ جمع ہو جا ئیں گے بھئی ہمیں آدھا گھنٹے ہفتے میں دو دن ہفتے
میں ایک دن جمع ہوجا ئیں ایک گھنٹے بھئی مجھے بلا لو میں حاضر ہو جا ئوں گا
مجھے جتنا آتا ہے مجھے اتنا نہیں آتا لیکن

ABCD

مجھے آتی ہے

ABCD

میں پڑھا دو نگاں آگے پڑھانے والے کو ئی اور مل جا ئے گا لیکن یہ مشکل نہیں ہے
مشکل اس لئے نہیں ہے کہ جیسے میں آپ سے عرض کیا کہ اصل تو روح ہی ہے
ہماری ہم فزیکل باڈی کے چکر میں پڑے ہو ئے ہیں اور ضروری ہے پڑھنا لیکن
اصل کو جب تک ہم جا نے گے تو ہم تو اپنے اس مادی وجود سے بھی واقف نہیں
ہے صیحح بات ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 6

Time 02:14

تصوف کی دنیا میں داخل ہو نے کے بعد عملی طور پر کیا کریں

اور دل کا زنگ کس طرح صاف ہو سکتا ہے ؟

جواب :اچھا عملی طور پر عملی طور پر دیکھئے عملی طور پر بھی یہی ہے کہ
کنسٹریشن یا ذہنی توجہ کا مرکوز کرنا کسی ایک نقطے پراس کو مراقبہ کہتے
ہیں اور یہ ایسی بات ہے کہ جب تک آپ کو کنسٹریشن نہیں ہو گا آپ آپریشن
بھی نہیں کر سکتے خدا نخواستہ آپریشن کر تے وقت آپ کو ادھر ادھر کے خیالات
آجا ئے تو آپریشن کی جو کامیابی ہے وہ مشہوک ہو جا ئے گی تو کنسٹریشن کے
لئے ہے آپ ایک وقت مقرر کریں اور اس کے لئے یہ بتایا جا تا ہے اللہ کاذکر کر یں

سو دفعہ دورد شریف پڑھیں سو دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھیں آنکھیں بند کر بیٹھ جا ئیں اور مقصد ذہن میں یہ ہے کہ ہم نے اپنی روح کو تلاش کر نا ہے اصل کو تلاش کر نا ہے نکل سے اصل کو تلاش کر نا ہے اور اس کا پہلا جو سبق ہے وہ یہ بتا تے ہیں کہ رو شنیوں کا مراقبہ کر نا چا ہئے روشنیوں کا اس لئے کر نا چا ہئے انسان روشنیوں کے علاوی کچھ نہیں ہے اللہ نوری سموات ...اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی زمین آسمان جو ہے روشنی ہے اللہ کانور ہے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جا ئیں اور یہ تصور کر یں کہ آسمان سے نیلی روشنیاں آرہی ہیں اور میرے دماغ سے ہو تی ہو ئی دل میں جذب ہو رہی ہیں یہ پہلا سبق ہے وقت مقررہ سے جو صاحبان بھی کر یں گے اس کا انشا اللہ مہینہ دو مہینہ میںاس کا رزلٹ آجا تا ہے نہیں اس سے ہوجا تا ہے یہ جو میں نے آپ سے عرض کیا نہ دورد شریف دورد شریف یا حیی یا قیوم یہ ایک ایسا عمل ہے کہ اس سے زنگ دھل جا تا ہے ۔
اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 7

Time 06:01

کیا روحانیت رسالت پر ایمان لائے بغیر آسکتی ہے اور موحد کی تعریف کیا ہے ؟

جواب:دیکھئے قرآن پاک میں ہے لا یحب اللہ ...کہ جو بندے میرے حضور محمد ﷺ سے جتنی محبت کر تے ہیمیں اس سے کئی زیادہ اس بندے سے محبت کر تا ہوں یحبون...دیکھئے وہاں میں نے عرض کیا تھا وہ یہ تھا کہ جو آدمی موحد ہو تا ہے موحد کی تقریف ہے موحدفد کی تعریف یہ ہے کہ اللہ کوواحدہ لا شریک مانے جتنے پیغمبر تشریف لا ئے ان کو پیغمبر ما نے اس میں حضور پاکﷺ بھی ہیں اور اللہ کی جتنی بھی کتابیں نا زل ہو ئی ہیں ان کو بھی تسلیم کر یں اگر یہ نہیں ہوگا تو یہ موحد کی سر پرست نہیں ہوگی ۔اللہ تعالیٰ نے جو بیان اب دیکھئے انا الذین امنو ...وہ لوگ جو مسلمان ہیں وہ لوگ جو نصارا ہے وہ لوگ جو یہودی ہیں وہ لوگ جو صحابین ہیں من امنا بی...اللہ پر ایمان رکھتے ہوں والیوم آخر ...یوم آخرت پرایمان رکھتے ہوں یوم الملائکتہ فرشتوں پر والنبی یہ تعریف ہو گئی اگر وہ اللہ پر اللہ کے فرشتوں پر اللہ کی کتا بوں پر اللہ کے نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا اعمال جو ہے ظاہر نہیں ہوتا اوار یہ نہیں ہے تو یہ نہیں ہے ۔دیکھئے نے موحد کی تعریف میں نے نہیں بیان کی خالی موحد کہہ دیا موحد کی تعریف یہ ہے من امنا بی اللہ ...نہیں وہ موحد نہیں ہے وہ موحد نہیں ہے وہ

موحد ی نیں موحد و من امنا بی الل والیوم اخرت ...والملائکت ...
والنبیاختتام

خطبات

خواج شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 8

Time 07:54

اولیاء الل س سوال کرنایادستگیری کی درخواست کرنا کاں تک صیحح ؟

جواب :

Dade body

کا جاں تک تعلق و دستگیری نیں و سکتی

Dade body

س کو ئی دستگیری نیں و تی لیکن اب آپ ی دیکھئ داتا صاحب ک یاں م جا ت یں اور واں جا کر کچھ پڑھت یں اور واں جا کر ی کت یں حضور مار لئ دعا کر یں الل مارا کام کر د تو ی دستگیری اس معنی میں نیں ک م نا اعوذ با الل داتا صاحب کو خدا ئی کا درج د ر یں ماپن بزرگوس زند بزرگوں س ماں با پ س بھی دعا کرواتیں اماں مار لئ دعا کرو مارا ی کام و جا ئ داتا صاحب کی روح سنتی ر

Dade body

کی روح سنتی السلام و علیکم یا اھل القبور ... السلام و علیکم یا اھل القبور ...

سوال شروع ؟

جی ...جی ...جی... جی ڈاکٹر صاحب میں ی کتا وں جب آپ قبرستان جا ئیں تو السلام و علیکم یا اھل القبور ...حضور پاک کا ارشاد ک جب قبرستان جا ئو تو تم کو السلام و علیکم یا اھل القبور ...تو و سنت نیں تو اس بات کا حکم کیوں دیا گیا ی حکم جب تکم قبرستان جا ئو تو کو السلام و علیکم یا اھل القبور ...اورساتھ ی ی حضور پاک ن فرمایا السلام وعلیکم و جواب دیت

ہیں وعلیکم السلام لیکن تم نہیں سنتے ہم کیوں نہیں سنتے ہم بھی تو چلتی
پھرتی روح ہیں سب دیکھئے ہمارے اوپر

Dade body

کا اتنا غلبہ ہے کہ ہم روح کی آواز کو سن نہیں پا تے جو لوگ مرادوں کے ذریعے
مجاہدوں کے ذریعے نوافل کے ذریعے ،نمازوں کے ذریعے، روزوں کے ذریعے ،اور یہ
ذکراسقار کے ذریعے جو اپنے شعور کو اتنا لطیف کر لیتے ہیں وہ روح کی آواز سن
لیتے ہیں اب جیسے لوگ جو ہیں خواب دیکھتے ہیں اس میں بہت سارے سچے
خواب ہو تے ہیںابھی آپ نے خواب دیکھا اگلے دن ہو گیا اسی طرح بہت ایسا ہو
تا ہے ۔

سوال ؟

جواب ؛یہ شہداء کے بارے میں ہے والا تاقلولو ...کہ جو یہ جو اللہ کے را ستے
میں شہید ہو گئے انہوں نے اپنی جا نیں قربان کر دی تم انہیں مرا ہوا نہ
سمجھو ...لیکن تمہیں وہ شعور نہیں ہے ۔اس کا مطلب ہے آپ شعور حاصل
کرلیںریاضت اور مجا ہد کے بعدرسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کے
بعد،قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کے بعد اگر آپ وہ شعور حاصل کرلیں تو
دیکھ لیںگے مولانا اشرف علی صاحب کا میں نے ایک واقعہ پڑھا کتاب میں کہ وہ
تشریف لا ئے اسٹیشن سے جانی باباجا رہے تھے تو آپ جا می شہید کا وہاں
مزار ہے تو مولا نا علی صاحب وہاں تشریف لے گئے ساتھ ساتھ ان کے ساتھی
بھی تھے جب فا تحہ پڑھی تو گبرا کے ا نہوں نے ہا تھ چھوڑ دئیے اور با ہر آگئے تو
ان لوگوں نے پو چھا حضرت جی کیا ہوا تو انہوں نے فرمایا حافظ صاحب نے
مجھے ڈانڈ دیا چل کسی مر دے پر جا کر فاتحہ پڑھنا یہ ہے اس کتاب میںیصعلونۃ
عن الروح ...یہلوگ آپ سے روح کے بارے میںسوال کر تے ہیںقل آپ کہہ دیجئے
روح میرے رب کے امر سے ہے وماواوتوتی...جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے علم اللہ قلیلا
...کہ روح میرے رب کے امر سے ہے تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ تھوڑا سا ہے ۔
روح کا علم تو دیا گیا ہے لیکن تھوڑا ہے اب وہ تھوڑا اللہ کاتھوڑا دیا ہوا وہ
لامحدود تھا اب سمندر میں سے آپ پا نی کسی کو دیں گے تو پچاس ساٹھ ٹنکر
ہی دیں گے ایک گلاس تھوڑی دیں گے علم تو ہے قلیلا تھوڑا ہے یہ اللہ تعالیٰ نے
حضور پاکﷺ کو روح کا علم دیا تھورا سا دیا اب حضور سے ہمیں ملااب جتنی ہم
حضور پاکﷺ سے محبت کر یں گے قریب ہو جا ئیں گے جیسے باپ کاورثہ ا ولاد کو
ملتا ہے ہم چونکہ حضور کے امتی ہیں ہمیں حضور کا ورثہ منتقل ہو گا ۔اب
جتنی ہماری صلا حیت ہے اب ہمیں جو قلیل ملے گا وہ ہماری اس سے قلیل ملے
ہصلاحیت کی بھی تو ببات ہے نہی اب حضور پاک ﷺ کی تو اتنی بڑی صلاحیت ہے
کہ کائنات ہی ساری ان کے لئے بنی اوااللہ خلق مانوری ...تو حضور پاکﷺ کو جب
اللہ تعالیٰ نے روح کا علم عطا فرما یا وہ ہمارے لئے لامحدود ہے لیکن ہمیں جو
حضور سے علم ملے گا وہ محدود ہو گا ۔لیکن ملے گا ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 9

Time 09:54

تصوف کے انسٹیٹیوشن پر تنزل چھایا ہوا ہے آپ اس کوکس طرح دیکھتے ہیں؟

جواب :یہ بہت ہی اچھی بات آپ نے کہی دل خوش ہوا یہ بڑا سوال ہے تصوف
کے بارے میں یہ جمود طاری ہوا یہ کیوں ہواجب کہ دنیا علوم جو ہے رو زانہ نئے
نئے علوم سامنے آرہے ہیں اورلوگ انہیں سیکھ رہے ہیں وہ مشکل ہو یا آسان
سب سیکھ رہے ہیں یعنی ایک بہت بڑی تعداد سیکھ رہی ہے تصوف کے بارے
میں ہے دنیاجو ہے وہ دنیا پرست زیادہ ہے مثلاً اب میں نے ایک کتاب لکھی ہے
احسان و تصوف کی اس میں لکھا ہے کہ اگر ایک بچہ اسکول میں داخل ہو تا
ہے تین سال چار سال کا ماں باپ پیسے دیتے ہیں اس کو ہم لیکن ایک آدمی
کسی خانقاہ میں داخل ہو جا تا ہے رو حانیت سیکھنے کے لئے ہم اسے فوراً
رحمانیت پڑھا ئیں گے ہمیں رو حانیت سے دلچسبی ہی نہیں ہے اور وہ اس لئے
نہیں ہے کہ اگر اب میں جیسے رو ھانیت تھوڑی بہت سیکھنے کاکہتا ہوں مجھے
آتی ہی نہیں ہے ہاب میں

ABCD

کی بنیاد پرآپ کے پاس آتا ہوں آپ مجھے چپڑاسی رکھ لیں گے اگر میں میٹرک کر
لو تو شاید آپ مجھے گدی پر بیٹھا دیں تو یہ ایک دلیل ہے اورلوگ یہ سمجھنے لگے
ہیں اور یہ ایکسازش ہے بہت بڑی سلا طین کی اور یہودیوں کی انہوں نے
تصوف کے بارے میں کچھ اس طرح جال پھنکا ہے کہ تصوف کے بارے میں یہ
سمجھا جا تا ہے جو آدمی ا س دنیا سے چلا گیا وہ دنیا سے ختم ہوگیا ابھی بھی
یہی ہے اگر کو ئی آدمی کسی اولیا ء اللہ کے پاس جا کر بیٹھنے لگتا ہے تو ماں
باپ کہتے ہیں بچہ گیا ہمارے ہاتھ سے بس اب یہ ختم ہو گیا دنیا میں کچھ بھی
نہیں کر سکتا ایک دفعہ اور وئسن قلب میں کیا کہتے ہیں لا ہور میں بات چیت
ہوئی وہاں کے جو گارڈ تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ عظیمی صاحب آپ آئے
ہیں تقریر کی اور ہماری سمجھ میں بھی آئی پوری تو نہیں تھوڑی تھوڑی آئی
لیکن میں آپ سے یہ پو چھنا چا ہتا ہوں نے تو کبھی میری اماں نے بتایا کہ
روحانیت کو ئی چیز ہو تی ہے نہ میرے ابا نے بتا یا ،نہ مجھے پرائمری ٹیچر نے بتا
یا نہ میرے ہیڈ ما سٹر نے بتا یا انتہاء یہ ہے میں نے

Phd

کر لیا مجھے کسی نے نہیں بتا یا اب میں آپ کی یک بات سن کرکیسے یقین کر
لوں رو حانیت ہے بھئی مجھے تو کسی نے بتا یا ہی نہیں بات ہی ہے کہ رو ھانیت
کا کو ئی

concpt

کی ہی نہیں ہے ترو حانیت کا کیا کنسپٹ ہے ایک آدمی ہے اس سے دعا کر الو
مریض اچھا ہوجائے گا ، اس سے دعا کر الو اولادہوجائے گی ،اس سے دعا کر
الونوکر ی مل جائے گی، اس سے دعا کر الو وہ جو بو س ہیں اس سے خوش
ہوجائے گےہاور یہ اللہ کے ساتھ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں کہ جب تم
وہ کیا کہتے ہیں جب تم پریشان ہو تے ہو میرے طرف متوجہ ہوتے ہو رو تے ہو
گڑگڑا تے ہو میں تمہارا کامکر دیتا ہوں تم کہتے ہویہ تو ہم نے کیا ہے پھر تم
پلٹ کے آتے ہی نہیں جب تک کہ تمہارا کام خراب نہیں ہو تا تو رو ھانیت کا
کنسپٹ مثلاً اب جو بھی صاحب یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں میں کہوں اپنے بچے
کومجھے دے دو میں اسے روحانی بنا دیتا ہوں و ہ کہیں گے عظیمی صاحب تنخواہ
کتنی ملے گی وغیرہ وغیرہ بھئی تنخواہ تو نہیں ملے گی تو مجھے اسے بر باد کر
ناہے دنیا میں ھا لانکہ ایسی بات نہیں ہے اگر آپ روحانی لوگوں کو دیکھیں وہ
دنیا دار لوگوں سے بر حال اچھے ہو تے ہیں عمریں ان کی تویل ہو تی
ہیں ،مریض انہیں کم پکڑتے ہیں ،پھر دو سرے یہ کہ بڑے سے بڑے امیر کبیر جا کر
بیٹھتے ہیں ا ور دس روپے دے کر بھی جا تے ہیں ،ہم کہتے ہیں ہمیں نہیں لینے
نہیں لے لو نہیں لینے ڈاکٹر صاحب یقین کر یں میں نے رو تے ہو ئے دیکھا ہے ایک
صاحب آئے میرے پاس میں نے پیسے دئیے میں نے کہا مجھے نہیں لینا واپس کر دئیے
وہ رو تے ہو ئے چلے گئے وہ جناب کسی فیکٹری کے مالک تھے وہمیں جا کر حضور
سے کہا بھئی حضور یہ تو اس طر ح ہوا انہوں نے کہا کہ ابا جا ئو ان کے گھر جا
ئو معافی مانگو دس رو پے لیکر آئو وہصبح صبح ان کے گھر گیا ان کے بیل بجا یا
وہ آئے وہ حیران ہو گئے کیوں آگیا یہ میں نے کہامیں معافی مانگنے آیا ہوںمجھے
دس رو پے دے دوتو یہ اس طر ح دس رو پے آپ کسی بڑے سے بڑے ڈاکٹر کو
عقیدت کونہیں دیتا یہ تو ایک لطیفہ ہے ہمارے یہاں کنسپٹ نہیں ہے اب اماں ابا
کو ہم نے دیکھا ہے ہماری اماں اتناسا ہاتھ ہو تا ہے تین انچ کا بچہ کاوہ کہتے
ہیں منہ دعامانگ ابا کی تر قی ہوجا ئے تو حالا نکہ تر قی اور جو بھی ہے اللہ
ہی کرتا ہے اللہ سے دعا مانگے بہت اچھی بات ہے ماں بچے سے دعا مانگ و
ارہی ہے ااس کا تعلق اللہ سے جوڑ رہا ہے ہلیکن کسی ماں نے یہ دعا نہیں
مانگی کہمنہ دعا مانگ اللہ تجھے مل جا ئے اللہ سے تیری دو ستی ہو جا ئے میں
نے اپنی والدہ صاحبہ سے پو چھا آپا جی ہم آپا جی کہتے تھے کہ میں اتنا بڑا ہو
گیا ہوں کبھی میں نے کسی سے یہ نہیسناکہ اللہ کیا کہے گا ہر آدمی یہی کہتا
ہے کہ دنیا کیا کہے گی لوگ کیا کہیں گے تو ہ خاموش ہو گئی ہاں بھئی ہم گناہ

کر تے ہیں لوگوسے چھپ کر کر تے ہیں جب کہ ہم کہتے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے
اس کا مطلب ہے ہم یہ زبان سے کہتے رہتے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے ہمیاسے بات
کا یقین نہیں ہے اللہ دیکھ رہا ہے اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو کہ اللہ دیکھ
رہا ہے تو کیا ہم گناہ کر سکتے ہیں ہبھئی سب ہی کہتے ہیں اچھا اللہ کے حکم
سے تو پتا بھی نہیں ہلتا ہم کہتے ہیں ہمارے کیے بغیر کچھ نہیں ہو تا اب یہی
وجہ ہے کہبچارے اولیا ء اللہ ہیں یہ کہتے رہتے ان کے چند بندے ان کومل گئے
انہوں نے اپنی ڈیوٹی پوری کی ان کو سیکھا کروے چلے گئے اب ہو نا یہچا ہئے
جس طرح انسٹودٹ کھلے ہو ئے ہیں دو سرے علوموں اس طرح کچھ لوگ جمع
ہو ں وہ اسکول کھولیں انسٹوٹ کھولیں وہاں ان لوگوں کی تعلیم ہو تر بیت ہو
مثلاً اور کچھ نہیں چھوٹی دن میں ہی سیکھ لوبھئی چھٹی کے دو مہینے ہوتے ہیں
پندرہ بیس دن کسی فقیر کے پاس جا کر ڈھیرے ڈال دو ہکچھ تو حاصل ہو گا
نہیں وہاں جا ئیں گے لندن امریکہ سیر کر نے ہولینڈ ہاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 10

Time 06:57

کیا آپ کاتعلق کسی سلسلہ سے ہے ؟سلسلہ عظیمیہ کی تفصیل کیا ہے ؟

جوا ب :جی میرا تعلق ہے میں چشتیہ سلسلہ سے بنیادی تعلق ہے اور پھر اللہ
کے فضل وکرم سے دو سرے سلاسل کے جو بزرگ ہیں جو پر دہ فرما گئے اور جو
زندہ ہیں ان سے مجھے فا ئدہ ہے میرے جو مر شد ہیںحضور قلندر با بااولیاء یہ
حضرت تا ج الدین نا گپوری چشتیہ سلسلہ کے بزرگ ہیںانہوں نے حضور پاک ﷺ
کی ایجا زات سے ایک نیا سلسلہ قائم کیا عظیمیہ سلسلہ اسکی ساری تعلیمات
جو ہے چا روں سلسلہ کی تعلیمات کو کور کر تی ہیں
نقشبندیہ ،سہوردیہ ،قادریہ ،چشتیہ اب انہوںنے جو تعلیمات ہمیں سلسلہ کی دی
ہیاس میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ یہ موجود ہ دو ر میں لوگوں کے جو
ذہن ہے یہی بالغ ہو گئے ہیں اور با شعور ہو گئے ہیں علم کی وجہ سے سائنس
کی وجہ سے مگر پہلے زمانہ میں انہوں نے کیا کہتے ہیں وہ انگلی ڈال دی گلاس
میانہوں نے کہا پئو پانی میٹھا ہو گیا انگلی میں سنگریں ملا کر ڈال دیا اور لوگ
سمجھتے ہیں یہ کرامت ہے اب اسے کو ئی نہیں سمجھتا یہ کرا مت ہے یہ کوئی
کرامت ہے سنگرین بھی کو ئی میٹھی چیز ہوتی ہے ہایسی صورت میں پہلے
بزرگ کو کسی نے دیکھ لیا تین جگہ یہ تو بڑے بزرگ ہیں اب وہ ایک آدمی امریکہ

میں خبر یں سنا رہا ہے اس کو دوکروڑ ٹی وی پر لوگ دیکھ رہے ہیں تو ذہن بڑے ہو گئے اب وہ کہے گامیں نے اس بزرگ کو تین جگہ دیکھا تو وہ کہے گا جی رسلنگ کُشتی میں اس پہلوان کو ایک جگہ دیکھا ایسی آواز یہاں سے وہاں پہنچ گئی ابھی آپ کا موبائل ہے نہ کوئی کنکشن ہے نہ کو ئی تار ہے نہ لینا نہ دینا تو ذہن با لگ اور با شعور ہو گیا تو اس شعور کو سامنے رکھتے ہو ئے اس سلسلے کا ایک نصاب بنایا گیا تا کہ لوگوں کو ان کی ذہنی صلاحیت کے مطا بق بھا ری بات کی جا ئے اس کو سلسلہ عظیمیہ ہم اس بنیاد پر کہتے ہیں کہ لوگ آؤنے شروع ہو گئے اور سلسلہ شروع ہوا خدمت خلق سے خدمت خلق سے سلسلہ شروع ہوالوگ قریب آتے گئے اللہ تععالیٰ نے مدد فرما ئی لوگوں کو صحت ملتی گئی لوگوں کی مشکلات اور پریشانی کا حل نکلتا چلا گیا وہ ان کے مرید ہو تے گئے سلسلہ بڑھتا گیا لیکن بنیاد وہی ہو ئی حضور ﷺ کی تعلیمات کی اخلاق جو حضور کااخلاق تھا اسی کی انہون نے نکل کی جوحضور پاک ﷺ محبت فرما تے تھے مخلو ق سے وہ خواجہ غریب نواز نے بھی سلسلے کا بنیادی مقصد پیغمبر وں کی تعلیمات کو پھیلا نا اور وہ تعلیمات دے کر اللہ سے متعارف کراتے تھے اور اس سلسلے کا وہی مقصد ہے ہےاور شرک سے باز آجا ئے اب میں آپ کو ایک قصہ سنا نا ایک سادو خواجہ غریب نوازکی خدمت میں اور انہوں نے ریاضت مجاہدے اپنے اندر اسی صلاحیت پیدا کرلی ہے کہ وہ اندر وہاں انہوں نے مرا قبہ کیا ت مرا قبہ آنکھیں کھول کر عرض کیا کہ سادو صاحب مر شد ہیں اتنی رو شنیاں کیا کہتے ہیاتنا نور تو انہوں نے کہامجھے اس کے آپ کے دل میں ایک سیاہ دھبا ہے تو یہ دھباکالاسیاہ دھبا یہ آپ کے سوا ل کہ اپنی مر ضی سے تو کہا میں نے مسلمان ہونے سے آپ کا تعلق ہے انہوں نے اس کو بتا یا جو بھی طریقہ ہے اب جو دیکھا یہ کیا بات ہو ئی کہنے لگے یہ بات ہو ئی یہ جو تو نے دیکھے نے رو شن بلب یہ مجھے تو نے دیکھا ہی نہیں ہے قانون یہ ہے ہر آدمی با ہر نہیں دیکھ رہا اپنے اندر دیکھ رہا ہے جب آدمی مر جا تا ہے کچھ بھی نہیں دیکھتا تو اندر ہی گہرا گا نہ رو ح اندر ہی ہے نہ آپ اندر ہی کھا رہے ہیں اندر ہی پہن رہے ہیں اندر ہی سو رہے ہیں روح نکل گئی کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے کہا بھئی اتنی ریاضت مجاہدہ کیا ہے تو خود رو شن ہے اور دل میں جو تو نے دھبا دیکھا ہے وہ تیرے دل کا ہے دھباکیوں کہ توو ن ے اسلام قبول کرلیا وہ دھبا تیرا دور ہو گیا اب دنیا میں تو وہ یہ ہے کہ قانون بھی بیان کر دیا انہوں نے کہ بھئی ہر آدمیاپنے اندر دیکھ رہا ہے ہےاختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 11

Time 03:57

روح کی حیثیت جداگانہ ہے یا انفرادی ہے ؟کیا روح با اختیار ہے یا نہیں ؟

جواب :روح کی جو آپ نے فرمایا کہ رو ح انفرادی ہو تی یا اجتماعی ہو تی ہے
روح انفرادی بھیہو تی ہے اجتماعی بھی ہو تی ہے ۔روح کواختیار ہے کیسی کو
اختیار نہیں ہے اللہ کے علاوہ ھولاول ،ھوالآخر،ھولاباطن ،ھوالاظاہر ،اگر کو ئی
اختیار کیسی کو ہے تو اللہ کا دیا ہوا اختیار ہے اب ایک آدمی نا ئب صدر ہے اب
وہ صدر صاحب چلے گئے کسی ملک میں اب سارے لوگ تو اسے ہی کہتے ہیں نہ
اس کا کو ئی اختیار نہیں صدر آئے گا تو اختیار ختم ہو گا تو اختیار یہاں کسی کو
بھی کچھ نہیں ہے مثلاً اب دیکھئے نہ اب میں کہتا ہوں اپنی مر ضی سے میں
امریکہ میں ایک بہت بڑا پرو گرام تھا تو وہاں جاکر میں نے کہاکہ اوپر بات تھی
کہ جی ہم سانس اپنی مر ضی سے لیتے ہیں میں نے کہا بی بی کھڑی ہو جا ئو
اور سانس روک کے دیکھائو تو کہنے لگے یہ تو نہیں ہو سکتا میں نے کہا نہ آپ
کہہ رہے ہیں سانس اپنی مر ضی سے لے رہے ہیں اگر سانس لینے میں آپ کی
مر ضی شامل ہے توسانس رو کنے میں بھی اپنی مر ضی شامل ہو نی چا ہئے
آپ دیکھئے تیس منٹ روک کے دیکھا دیں ۔تیس سیکنڈ کچھ بھی اختیار نہیں ہے
اچھا آپ کہتے ہیں جی ہم اپنے اختیا ر سے سوتے ہیں اپنے اختیار سے اٹھتے ہیں با
لکل صیحح ہے اب آپ ایک مہینے نہ سو کر دیکھا ئیں بیٹھے بیٹھے سو جا ئیں گے
وہ بڑے کہتے ہیں سولی پر بھی نیند آجا تی ہے ۔آپ کہتے ہیں جی میں کھا نا
اپنے اختیار سے کھا تا ہوں آپ ایک ہفتے کھا نا نہ کھا کر دیکھا ئیں آپ کو تو یہ
بھی پتا نہیں ہم دیکھ کیسے رہے ہیں ۔اب یہ ڈاکٹر لوگ کہتے ہیں اینٹینا ہے
پیچھے وہ عکس پڑتا ہے دماغ پر وہ یوں ہو تا ہے یہ سب کیوں ہورہا ہے کون
کر رہا ہےہم جو دیکھ رہے ہیں جو بھی کچھ ہو رہا ہے اندر عکس پڑ رہا ہے
ہم دیکھ رہے ہیں لیکن یہ کون کر رہا ہے ؟اس کامطلب ہے یہ اللہ کادیا ہوا
اختیار ہے ہمیں اللہ نے دیکھنے کا اختیار دیا ہمیں سننے کا اختیار دیا گر دن ہماری
اونچی نیچی ہو جا ئے تو دیکھئے سارا کاسارا سسٹم ہی خراب ہو جا ئے گا ۔یہاں
کسی کو کوئی اختیار نہیں با لکل نہیں ہے ۔بات اتنی سی ہے اللہ نے تھوڑا سا
اختیار دیا ہوا ہے وہ اللہ کا دیا ہوا اختیار ہم استعمال کر تے ہیں او ر کہتے ہیں
کہ ہمارا اختیار ہے ۔اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 64

Track 12

Time 24:21

شیخ کی تلاش میں انسان کیا کرے کہ اس کا ہاتھ صحیح (شیخ)تک پہنچے۔

جواب :یہ سوال میں نے اپنے مرشد سے کیا تھا اپنے لیے کہ جیمیں کیا کروں تو اب میری سمجھ میں آئی یہ بات بھئی کیسے پتا چلے اب یہاں تو ہم داڑھی کے اوپر چلتے ہیں تو ما شا اللہ داڑھی بھی بالکل ٹھیک ٹھاک ہے اب جیسے انہوں نے فرمایا پتا نہیں چلتا میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا دیکھوبھئی ایک تو یہ کہ تمہاری نیت میں خلوص آنا چا ہئے محض کسی کو نہیں دیکھنا چا ہئے کہ امتحان لو کہ جانچ پڑتال کرو خلوص کہ اللہ کے لئے ہم جا رہے ہیں اور اللہ کے لئے ہمیں ایک بندہ ڈوھونڈنا ہے ارور اس کی خدمت میں تمپندرہ منٹ بیٹھو پندرہ منٹ بیٹھو اگر بارہ منٹ تک تمہارا ذہن وسوسوں شہقوق شبہات اور دنیا وی غلاتوں کی طرف نہ جا ئے تو بندہ کام ہے ہے ہتو دسری بات انہوں نے فرما ئی پہلی ملاقات میں کبھی کسی کے بارے میںرا ئے قائم نہ کرو ااسا طرح آپ کہتے وہ خوش ہے وہ آپ کو چا ئے بھی پلا دے گا گلے بھی ملے گا کہتے یہ تو بڑا اچھا آدمی ہے اور آپ کہتے ابھی کسی سے لڑا ہوا ہے آپ سے بھی لڑ پڑے گا کہتے یہی تو برا بد تمیز آدمی ہے تو مطلب یہ ہے کہ پہلی ملا قات مے را ئے قائم نہیکرو ہدو چا ر پا نچ نشستیں کر و اس کی ساری اور بات خلوص ہو امتحان نہ ہو خلوص ہو پندرہ منٹ میں اگر بارہ تک پو را ذہن نہ جا ئے اللہ کی طرف تو بندہ کام کا ہے اب سوال یہ ہے کہ بندہ بھی ٹھیک ہے کام کا ہے اب یہ بھی دیکھنا ہے وہ آپ کوسیکھا بھی دے گا انہیں وہخود ہے اللہ کی طرف اس کا رجوع ہے لیکن وہ آپ کو پڑھا نے کی بھی صلاحیت دیتا ہے اتنی صلاحیت ہے نہیں ہے اس کے اندر اب اس کے لئے آپ اس سے شرما ئیں نہیں کہتے ہیں نہ با لاخر کہتے ہیں نہ بیٹھو رہو یہ نہیں دیکھنا گناہ ہو جا ئے گا وہ اس لئے کرتے ہیں اس کا کو ئی جواب ہی نہیں دے سکتے آپ وہ اتنا ادب کروائے کو وئی س وال ہی نہیں کر یں گے ہ تو اس سے سوال کر و چا ر پانچ نشستوں پر آپ پہنچ جا ئیں گے یہ بندہ کام کا ہے اب جو بندہ کام کا ہے اسے پکڑلو پکڑنے کے بعد اس کی پہلی شرط یہ ہے اس کی تعمیل کرو ہاگر تعمیل نہیں کرو گے اب آپ ڈاکٹر ہیں آپ جا تے ہیں اس کے پاس وہ کہتا ہے جی کھڑے ہو جا ئو جی میں کیوں کھڑا ہو جائو اس لئے کہجب آپ

ABCD

اب ت پڑھیں گے تو اس وقت سوال نہیں ہو تے اگر ایک بچے یہ کہے کہ میں

A

کیوں بولو میں تو

A

کو کہو ں گا

B

کو

A

بچے اس لئے پڑھ لیتا ہے جب استاد کہتا ہے

A

بچے کہتاہے

A

استاد کہتا ہے

B

بچے کہتاہے

B

مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد ہے بار بار میرے دماغ میں آتا تھا میں نے اپنی اماں سے پو چھاا با جی پتا نہیں میرین دماغ میں کیا ہو تا ہے میں یہ دیکھتا ہوں میرے ابا لا ٹھی لئے کھڑے ہیں کیوں لا ٹھی لئے کھڑے ہیں کیوں مجھے مار تے تھے کیا کر تے تھے تو روز سے کہا تجھے یاد نہیں تو کہابس اتنا یاد ہے ابالا ٹھی لاکر کھڑے ہو تے تھے اور وہ لا ٹھی دادی اماں کی ہے اوہو تجھے اتنا یاد ہے تو کہنے لگی جب تجھے یہ یاد ہے کہ جب تجھے قاعدہ انہوں نے شروع کر وایا تو کہنے لگی الف ب ج ا ب ج تو تو نے کہا ا با الف ب ہے کہنے لگے نہیں الف الف ہے کہنے لگا نہیں الف ب ہے تو کہنے لگی ضد آگئی میں تو الف ب کہوں گا تو تمہارے ابا نے وہ قاعدہ اٹھا کر رکھ دیا جا ئو کھیلو اور پتا نہیں کیا سوچتے رہے پھر انہوں نے قاعدہ پڑھا یا اور دادی اماں کی لاٹھی اٹھا لی تو انہوں نے کہا یہ کیا ہے تو نے اپنی توتلی زنان میں کہا تھا اماں کی لاٹھی کہنے لاگے دادی اماں کی لا ٹھی الف ہو تا ہے اب جلدی سے پڑھ لو کہ ہم لوگ دادی اماں کی لاٹھی پڑھ رہے ہیں پتا کچھ نہیں کسی کواگر استاد کیس سامنے الف ب کا چکر چل جا ئے کو ئی بچے نہیں چھوڑ سکتا تعمیر کر نا لا زم ہے اب آپ رو حانیت سیکھنے جا رہے ہیں یا کو ئی بھی علم سیکھنے جا رہے ہیں اب اسکی الف ب تو ہمیں آتی ہی نہیں ہے ہاب وہ لوگ کہتے ہیں ہم کیسے ما نے یہ تو شریعت کے خلاف ہے یہ تو طریقت کے خلاف ہے یہ تو فلاح کے خلاف ہے ارے بھئی استاد کوپتا ہے

شریعت کے خلاف اگر ہو تو استاد ایسا ہے جو شریعت کے خلاف ہو اس کی تو آپ کو شکل بھی نہیں دیکھنی چاہئے دیکھئے ضرورت ہے اس نے الف کو الف کہا ہے اب ما شا اللہ یہاں اتنے سارے صاحبان بیٹھے ہیثابت کر دیں الف الف ہے آپ سب پڑھے ہو ئے ہیں میں نہیں ما نتا الف ہے آپ ثا بت کر کے دیکھا ئیالف الف کو ما شا اللہ اتنے پڑھے ہو ئے ہیں ...ہیں... ایک بزرگ جی ریل میں جا رہے تھے ایک میں سفر کر رہے تھے تو وہاں ایک انگریز بھی آگیا تو اس کے ساتھ کتے بھی تھا انہوں نے بزرگ سے کہا کہ آپ کو یہ پتا ہے میں نے کتا کیوں رکھا ہوا ہے انہوں نے کہا رکھا ہوگا اپنی حفاظت کے لئے تو کہنے لگے حضرت میں نے یہ سنا ہے مسلمان لوگ یہ کہتے ہیں جس گھر میں کتا ہو گا اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے تو کہنے لگے یہ ملک الموت جو ہے یہ رحمت کا فرشتہ ہے یا زحمت کا تو انہوں نے کہاملک الموت رحمت کا فرشتہ ہے تو انگریز نے کہا بس میں نے کتا اس لئے رکھا ہے کہ رحمت کا فرشتہ نہ آئے تو انہوں نے کہاکو ئی ایسی بات نہیں ہے جو کتے کی روح نکالے گا وہ تمہاری نکال لے گا تویہ بڑے لوگ جو ہیں بڑے ہی ہو تے ہیں ہاختتام

اس پرو گرام آخری اسٹیشن سوال جواب کا انتقام کر تے ہیاس پروگرام کو ختم کر نے سے پہلے میں جناب غلام نبی کتب صاحب کو سے گزارش کر وں گا کہ وہ اہتمایہ کلمات پر فرما ئیں ۔

... جناب غلام

خواجہ صاحب ...میں بھی آپ حضرات کا بہت مشرور ہو مغلو ہو ں کہ تشریف لا ئے اور ایسے موضوع پر گفتگو کی ایک بھا ئیوں کی طرح دو ستوں کی طرح جو موضوع متوازی بنادیا گیا ہے متوازی ہے نہیں متوازی بنا دیا گیا ہے سیدھی سی بات ہے سیدھی سی بات ہے کہ ہربیٹا یہ جا نتا ہے میرا باپ ہے اور اگر وہ یہ نہیں جا ناتا یہ میرا باپ ہے تو س کے اندر کمی ہے وہ نا فرما ن ہے نہ سعید ہے تو ہما را اصل باپ اصل مالک اصل خالق قادر مطلق اللہ ہے ہم اس کی مخلوق ہیاللہ تعالیٰ کا کنبہ ہیتو یہ ہماری ذمہ داری ہے ہکیا ہے اس کو پہچانے کے لئے وقت نکا لیں اسلئے کہ یتہ جو دنیا ہے یہ زیادہسے زیادہ اسی سال نوے سال دنیا ہے لیکن جب جنت اور دوزخ کی زندگی کا تذکر ہ آتا ہے تو جنت کی زندگی تو ٹھیک ہے مگر خدانخواستہ ہمیں جنت نہیں ملی تو وہ اتنا بڑا عذاب ہے اتنا بڑی تویل زندگی پتا نہیں کب تک ہو گی تو اس سے بچنے کے لئے اس سے محفوظ رہنے کے لئے یہاں کے لئے آسائش و آؤرام کے ساتھ ساتھ وہاں کی آسائش و آرام تلا ش کر یں اور یہ بات تویقینی ہے جا نا تو یہاں سے ہے اور دو سری بات بہت زیادہ سمجھنے کی ہے آپ یہاں کچھ بھی کر لیں مکان بنا لیں ،گھر بنا لیں جا ئیداد یں بنا لیں ،بینک بیلنس چھوڑ جا ئیں آپ کے ساتھ کچھ جا ئے گا نہیں خصراتاً دنیا ...جوکچھ آپ یہاں اپنے لئے کر دیں گے وہی آپ کا حصہ ہے وہی ؤپ کی دو لت ہے وہی آپ کا سرما یہ ہے اور یہ ضروری ہے کہ

چھوٹی سی چیز کے لئے۷ بڑی چیز کو چھوڑنا بڑی نا دا نی اور بے وقوفی ہے میں
آپ سب کا بہت مشکور ہوں آپ تشریف لا ئے میری معروضات تھی اس کو آپ
نے خوشی خوشی سنا اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے اسے قبول بھی کر ے تو یہ مرا قبہ
کاجو تذکرہ جو تصور کیا یہ میرے خیال میں آپ سب لوگ اس کو شروع کر دیں
سونے سے پہلے آدھا گھنٹہ نکا لیں اور یہ کہے آدھا گھنٹہ ہم نے اللہ کے لئے نکال
دیا ہے توتو اس اللہ نے ہمیں پیدا کیا بڑا کیا ہمیں عزت دی احترام دیا رزق عطا
فرما شہرت دی اس چو بیس گھنٹے میں ساڑے تیس گھنٹے آپ دنیا کے لئے خرچ
کرتے ہیں آدھا گھنٹہ اللہ کے لئے ضرور نکال لیں اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ
سو دفعہ دورد شریف پڑھ لیں یا حیی یا قیوم پڑھ لیں اور پندرہ منٹ یا بیس
منٹ سکون یا آدھے گھنٹے کا رکھیں آنکھیں بند کر کے بیٹھ جا ئیں اور نیلی رو شنی
کا مرا قبہ کر یں تو آپ نے سوال نہیں کیا نیلی ہی رو شنی کاکیوں مرا قبہ کر
یںضرب کا کیوں نہ کریں ،سرخ کاکیوں نہ کریں ،نور کا کیوں نہ کر یں یہ نیلی رو
شنیوں کا جو مرا قبہ کر وایا جا تا ہے اس کی بنیاد یہ ہے کہ آسمان نیلا ہے
آسمان جو بھی ہے بر حال اسے نیلا سمجھا جا تا ہے تو جب ہم نیلی رو شنی کا
تصور کر تے ہیں اور ساتھ ساتھ آسمان سے نیلی رو شنی آکر ہمارے اندر ذخیرہ
ہو تی ہیں تو واس سے ہمارے اندر افروج اگتی ہے اڑانے کی پرواز کر نے کی
اعلیٰ مقام پر جا نے کی تو آسمان بھی نیلا ہے رو شنیاں بھی نیلی ہے بیج میں
نیلی رو شنیاںآسمان سے آرہی ہیں تو ہمارے تعلق علوم سے بلندی سے ہوجا تا
ہے اور یہ بلندی جو ہے ہمیں آہستے آہستے اسقابل بنا دیتی ہے کہ جو سب سے
بڑا اعلیٰ ہے سب سے بڑا بلند ہے اللہ اس سے ہمارا رابطہ قائم ہو جا تا ہے دو
سری بات جو میں عرض کر نا چا ہتا ہوں میرا تجربہ ہے نچوڑ ہے میری زندگی
کا میبسن ۰۵ سے اس رو حانی لا ئن میں ہوں تو ابب تو سمجھو ۵۵ سال ہو گئے
۵۵ سال میں جو تجربہ ہے یاتکبرکی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ روحانیت رسول
اللہ ؐ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی جتنی کسی آدمی کے اوپر حضور پاکؐ کی
محبت جاگ اٹھے گی وہ آٹومیٹک ترو حانی ہو جائے گا اب وہ محبت کیسے پیدا ہو
اب اس کا جو محبت پید اہو نے کا تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ رسول پاکؐ کی سیرت
طیبہ کا بار با ر مطا لعہ کیا تو جتنا زیادہ سیرت طیبہ کا آپ مطا لعہ کر یں گے
وتنی ہی حضور سے قربت ہو گی اب آپ کو غصہ ؤگیا تو آپ کیے گے میں نے
کتاب میں پڑھا تھا حضور نے غصے کو منا کیا ہے انہوں نے معاف کر دیا چھوڑو میں
بھی معاف کر دیتا ہوں اب کسی کی حق تلفی ہو رہی ہے وہ واقعی حضور نے
حق تلفی نہیں کی تھی اب میں نے بھی نہیں کی اب وعدہ اس آیت کا تذکر ہ آجا
تا ہے کہ حضور کو وہ کھڑا کر گیا کہ میں آتا ہوبانہوں نے کہا چھا میں کھڑاہوں
کھڑے رہے حضور اب دیکھو حضور تو بھئی اتنے گھنٹے کھڑے رہے تو میں نے بھی
وعدہ خلافی نہیں کر نی تو ایتیک ایک دو دو تین تینجو حضور کے اخلاق ہیں
اسوہ حسنہ ہیں جب ہمارے اندر منتقل ہو نگے تو آہستے آہستے ہمارے اوپر
حضور پاکؐ کی زندگی محیط ہو جا ئے گی اس دائرے میں آجا ئیں گے اس فریم

میں آجا ئیں گے جب ہمرے زندگی ساری کی ساری ایک فریم میں گزرے گی کہ
حضور نے یہ کیا ہم بھی کر یں گے حضورنے یہ نہیں کیا ہم بھی نہیں کر یں گے تو
اب تو یہ دو با تیں ایک تو سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جا ئے اور ایک مرا قبہ آدھا
گھنٹے وضو بھی ہے درود شریف بھی ہے تو یہ چیزیں آپ کریں گے تو انشا اللہ
اللہ کے فضل سے اس کے اوپر حضور پاکﷺ کی محبت سے اور رسول اللہﷺ کی
نسبت سے رو حانی راستے مل جا ئے گا اور جو اندا یا بندا اللہ تعالیٰ نے فرمایا
الذین جھا دو فینا...جولوگ میرے لئے کوشش کر تے ہیں میں نے لازم کر لیا ہے
میں را ستے دیکھا ئوں گا اللہ کا وعدہ اللہ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوسکتا اب جتنی
دیر یہ نہیں کہ وقت دیا جا ئے تو آپ لوگ تشریف لا ئے بہت بہت شکر یہ بڑی
نوازش تھی جناب آپ لوگوں کی ایک سیرت کی کتاب میں نے تین جلدیں لکھی
محمد ﷺ انشا اللہ پہلی جلد پیش کی جا ئے گی اس کو پڑھئے گاکو ئی بات نہیں
کہ حضور پاک ﷺ کی جو طرز فکر ہے جو طرز زندگی ہے اسوہ حسنہ ہے وہ
انشا اللہ ہمارے اندر منتقل ہوجا ئے گی ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے
کی تو فیق عطا فرما ئے رسول اللہﷺ سے محبت او ر عشق عطا فرما ئے ۔
رسول اللہﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کر نے کی تو فیق عطا فرما ئے ،اللہ تعالیٰ
ہمیں اپنی ذات اور اپنی روح کا عرفان عطا فرما ئے اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات
کو آسان فرما ئے ہماری چھوٹی بڑی گناہوں کو لرزشوں کو معاف فرما ئے اللہ
تعالیٰ ہماری اولاد کوسعید بنا ئے اللہ تعالیٰ والدین کے ذمہ جو اولاد کے فرا ئض
ہیںاسے پر کوش فرما ئے اللہ تعالیٰ ہماری دین اور دنیا اچھی فرما ئے ربنا اتنا
فی دنیا ...صلی تعلی ...السلام و علیکم و رحمتہ اللہ...اختتام